بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد 46
شمارہ 18

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن۔

23 ذی الحجہ 1417 ہجری 1 ہجرت 1376 ہش 1 مئی 1997ء

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ 143516

اخبار احمدیہ

لنڈن ۲۷ اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ ۲۵ اپریل کو حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے جماعتی تربیت کے سنہرے اصول، جماعتی ترقی کے راز پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے افراد جماعت کو لحظہ لحظہ اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ادارہ)

خصوصی درخواست دُعا

ربوہ (پاکستان) سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مد ظلہا تعالیٰ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک عرصہ سے مختلف عوارض سے علیل چلی آرہی ہیں اچانک ان کی نبض کی حرکت ۲۸ پر آگئی۔ حالت تشویشناک ہونے پر انہیں راولپنڈی لیجاکر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ پیس میکر مشین دل کے ساتھ لگائی گئی تو نبض کی حرکت ۷۰ پر آگئی ڈاکٹروں نے بتلایا ہے کہ اگر پیس میکر مشین لگانے کا تجربہ چند دن کے معائنہ کے بعد کامیاب نظر آیا تو بذریعہ آپریشن یہ مشین دل کے ساتھ فٹ کر دی جائے گی۔

جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

مرزا وسیم احمد
(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان ۹۷ء

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۸۔۱۹۔۲۰ (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ) فتح ۱۳۷۶ ہش (دسمبر ۱۹۹۷ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کرتے رہیں۔

...... مجلس مشاورت ......

:- اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نویں مجلس مشاورت کیلئے سیدنا حضور انور نے ۲۱ دسمبر ۹۷ء (بروز اتوار) کی تاریخ کی منظوری عطا فرمادی ہے امراء کرام صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ شوریٰ کیلئے تجاویز اور نمائندگان کی اطلاع ۳۰ اکتوبر ۹۷ء تک سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اسلام آباد ٹلفورڈ (انگلینڈ) میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

لنڈن ۱۸ اپریل (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اپریل کو انگلینڈ میں جماعت احمدیہ کے وسیع و عریض مرکز اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں صبح دس بجے عید الاضحیہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق یہ پروگرام اڑھائی بجے بعد دوپہر دیکھا گیا۔ چونکہ عید الاضحیہ جمعہ کے مبارک روز تھی اس لئے حضور نے لنڈن کے وقت کے مطابق ٹھیک ایک بجے مختصر خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

ہر دو اجتماعات میں انگلینڈ بھر کی احمدیہ جماعتوں کے سینکڑوں احباب نے شمولیت کی۔

حضور انور نے خطبہ عید الاضحیہ میں قرآن مجید کے حوالے سے حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی عظیم قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو اس شان سے قبول فرمایا ہے کہ ان کی نسل میں سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ جیسے ذی شان وجود کو مبعوث فرمایا حضور نے فرمایا آج کا دن ہمیں ایسی ہی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔

حضور انور نے الٰہی قربانیوں کے حوالے سے جماعت میں واقفین نو بچوں کی عمدہ تربیت اور انہیں اور ان کے ماں باپ کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کیلئے تیار رہنے کا ارشاد فرمایا۔

خطبہ عید الاضحیہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ چونکہ اس عید کے بعد قربانیوں کے پیش کرنے کے تعلق سے مصروفیات ہوتی ہیں اس لئے اجتماعی ملاقات کے لئے احباب کو روکا نہیں جاسکتا۔ نماز عید کے بعد سب اپنی مصروفیات پوری کریں اور خوشیاں منائیں۔ حضور نے تمام دنیا کو عید الاضحیہ کی مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو اور مخلوق خدا کو خوشیوں سے بھردے۔

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

نماز کے بعد ہزاروں احمدی و غیر احمدی بھائیوں نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ سے کھانا تناول فرمایا

قادیان۔ قادیان دارالامان میں بھی ۱۸ اپریل کو عید الاضحیہ کی مبارک تقریب منائی گئی۔ وسیع و عریض احمدیہ گراؤنڈ میں ہزاروں کی تعداد میں آنے والے حاضرین کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ٹھیک ۹ بجے نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کا تفصیلی تذکرہ کرنے کے بعد ان قربانیوں سے سبق حاصل کرنے اور ان کے فیض کو زندگیوں میں جاری کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے حاضرین کو موجودہ زمانے کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو شناخت کرنے اور ان کو قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔

نماز عید کے بعد عید گاہ میں ہی تمام مہمانان کو بلا مذہب و ملت کھانا کھلایا گیا۔ چونکہ اس عید کے موقع پر گندم کی کٹائی کا موسم تھا اس لئے کثیر تعداد میں بہار۔ یوپی اور دیگر علاقوں کے مسلمان بھائی پنجاب میں آئے ہوئے ہیں چنانچہ تمام آنے والے مہمانان کی تعداد ۳۰۰۰ ہزار تھی جنہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے کھانا تناول فرمایا۔ اس موقع پر خدام نے نہایت احسن رنگ میں خدمت خلق کے جذبہ کے تحت ڈیوٹیاں دیں۔

ٹھیک سوا ایک بجے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

نماز عید کے بعد اکثر احباب نے اپنے اپنے گھروں میں قربانیاں دیں اور اجتماعی طور پر جماعتی انتظام کے تحت قربانیاں پیش کی گئیں۔ اور قربانیوں کا گوشت غرباء اور لواحقین میں تقسیم کیا گیا۔ آج کے روز دنیا بھر میں احمدیہ جماعتوں کے ساتھ ساتھ بھارت کی احمدیہ جماعتوں نے بھی اپنی اپنی جگہوں پر نماز عید ادا کی اور قربانیاں پیش کیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے عید کے روز کی خصوصی اور رنگارنگ بچوں کے پروگرام پیش کر کے عید کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان:

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرے اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں کا روح پرور تذکرہ

خطبہ عید الفطر فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء مطابق ۲۱ تبلیغ ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج عید کا مبارک دن ہے جو خوشیوں کا دن ہے لیکن یہ خوشیاں اسلامی رنگ میں منائی جاتی ہیں اور اسلامی رنگ ہی میں منائی جائیں گی۔ تمام دنیا میں اس وقت جو احمدی احباب بھی ہماری اس عید کے ساتھ ٹیلیویژن رابطے کے ذریعے شامل ہیں ان کو اور جو آج نہیں تو کل شامل ہونگے جبکہ دوسرے ایسے علاقوں میں بھی ویڈیوز پہنچیں گی جہاں ابھی تک براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے جو یہاں شامل ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرے اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جبکہ، بعید نہیں کہ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں ہی میں آئے کہ، ہماری ایک عید میں کروڑ احمدی یا اس سے زائد شامل ہونگے اور کل عالم پر بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعے ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیا باب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی۔

آج کے خطبے کے لئے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے کچھ ایسے نظارے اکٹھے کئے ہیں، جو آپ کے سامنے پیش کروں گا جن کا عید منانے سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے عید منایا کرتے تھے تو وہ چند جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے ہوں تو آپ کی عیدوں کو بھی پر رونق کر دیں گی۔ اور آپ کی عیدوں میں بھی نور بھر دیں گی۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے خطبے سے قبل نماز پڑھائی (جیسا کہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبے سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود ن کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی، تو بلال کے سہارے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی۔ اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پر رونق ہے۔ کیونکہ "لباس التقویٰ ذالک خیر" پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو۔ تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔

پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا۔ ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے۔ تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو" یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون اٹھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں، یعنی کسی ایسے قبیلے سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل بھی تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے، انہوں نے عرض کیا "کیوں یا رسول اللہ، ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے۔ مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت درست فرمارہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت ہے اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے۔ اور جو خدا کا ناشکرا ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کر رہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کر دو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے گئے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے تو دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر وہ نظارے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں، پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہی زیور ہے، تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے، مونہہ بند رکھتا ہے، اس کی بو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا۔ اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ "حلیۃ" میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو، کچھ اپنے لئے نہ بناؤ، کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو، غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر اپنے زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عاریتاً دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں، کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی، ایک آدھ بندہ پہن لیا، چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آج کل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آچکی ہیں۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی۔ اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا، اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلواۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبۃ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔ **ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ **کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز** پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ **لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔** آپ انہیں نصائح فرماتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی، اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پوری دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

عید کے بعد کے جو مناظر ہیں وہ بھی روایات میں محفوظ ہیں۔ سارے تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ ایسے دلکش نظارے ہیں جو آپ کے سامنے اس وقت رکھتا ہوں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس **وقت میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے واقعات پر** مشتمل گیت گا رہی تھیں۔ عربوں کے روایتی گیت تھے اور اس کے ساتھ کچھ میوزک انسٹرومنٹ- (Music Instruments) **تھے جن کے ساتھ وہ گا رہی** تھیں۔ یعنی وہ جیسے مضراب وغیرہ یا ساز ہیں یہ تفصیل بیان نہیں ہوئی کیا تھے لیکن کچھ ساز ایسے تھے جو عربوں میں رائج تھے وہ بھی ساتھ بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے، مونہہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور سنتے رہے۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اب یہ جو لفظ ہے **"شیطانی آلات"** اس کا اصل میں حوالہ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک دفعہ دور سے غالباً بنسری یا کسی **اور چیز کی آواز** آ رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے دونوں انگلیاں کانوں پر رکھ کر کہا کہ یہ شیطانی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شیطانی ان معنوں میں ہے کہ ہمیشہ کے لئے وہ بند ہے یا اس زمانے کے شیطانی رواجات جو ان گانوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے، محافل ہوتی تھیں اور مختلف میلوں کے موقع پر گانے بھی گائے جاتے تھے، ساز بھی بجائے جاتے تھے اور دیگر شیطانی حرکتیں بھی کی جاتی تھیں۔ یا یہ بھی معنی ہے کہ آئندہ شیطان نے ان ہتھیاروں کو بہت کثرت سے استعمال کرنا ہے اور ساری دنیا کے معاشرے کو میوزک کے ذریعے تباہ اور ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کی بجائے انسانی فطرت ان مصنوعی نغموں میں پڑ کر ان ہی میں اپنی جان گنوا بیٹھے گی۔ یہ بھی ایک پیش گوئی کا رنگ تھا۔

مگر اس کے برمحل استعمال کے متعلق اب یہ حدیث ہے کہ جب برمحل استعمال ہو اور شاذ کے طور پر ہو، تو یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ پس حضرت **ابو بکرؓ کے ذہن میں غالباً ایسی ہی باتیں ہونگی اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ کہنا صاف بتا رہا ہے **کہ آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ** وعلیٰ آلہ وسلم طبیعت کے لحاظ سے بہت شرمیلے ہیں اور کسی کی دل شکنی کے ہر موقعے سے احتراز فرماتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناپسند تو کر رہے ہوں اور چونکہ **منہ دوسری طرف تھا اس سے شاید یہ اندازہ لگایا ہو کہ** ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور عائشہ کو سمجھ نہیں آئی۔

لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی ہے کہ اگر شرعاً ناجائز سمجھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طبیعت کی حیا کبھی بھی اس بات میں مانع نہیں بنی۔ ایک پسند ناپسند کی بات، ہلکے انداز کا قصور جو لہو سے ملتا جلتا ہو یہ اور بات ہے مگر لہو نہیں لہو سے ملتا جلتا ہو اس کے قریب تر مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے آپ کے گھر میں آپ کی زوجہ مبارکہ شریعت کی خلاف ورزی کر رہی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف منہ دوسری طرف کر کے لیٹ جائیں یہ ممکن نہیں ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی سمجھا بہرحال اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ ہیں! محمدؐ رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ **اس پر حضورؐ**، ابو بکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ جب **حضور کی توجہ ہٹی تو پھر میں نے اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں** **کہ جاؤ اب ٹھیک ہے۔** اور عید کے دن یہ عید کا دن تھا۔

اور عید ہی کے دن کہتی ہیں کہ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ **میرے پوچھنے پر یا** فرماتی ہیں کہ شاید ازخود، پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا یا اپنے طور پر خیال آیا اور ازخود ہی مجھے فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا۔ اب یہ بھی دیکھیں کہ کتنا ایک پاکیزہ نظارہ ہے۔ اور ان مولویانہ دماغ والوں کے لئے ایک سبق ہے اس میں کہ بعض تو کوئی لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے یا سیر پر جاتے ہوئے یا بعض دفعہ ائرپورٹ پر یا کسی جگہ تو مولویوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھتی ہیں کہ دیکھو یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک حبشیوں کا نظارہ دیکھ رہے ہیں، لوگ اور بھی ہیں، اس طرف نظریں پڑتی ہونگی۔ اگرچہ مسلمانوں کی تو پڑتی ہونگی تو جھک بھی جاتی ہونگی مگر آج بھی تو مسلمان ہی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی نظریں کیوں نہیں جھک جاتیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھ رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس طرح دیکھا کہ اوپر سے سر آگے نکالا ہوا اور گال، گال سے لگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں اس طرح مجھے کھڑا کیا رخسار پر رخسار تھا۔ آپ انہیں کہتے تھے ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آ کھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے جبے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اسطرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کر دیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہو گئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت کا پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے۔ اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی جبے کے تعلق میں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا۔ اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرے سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر حقیقتاً سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک روای بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرے میں ہو جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا، اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا۔ اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے۔ یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ وہ رکتے رہے تو فرمایا نہیں جاری رکھو، جاری رکھو یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپؐ نے فرمایا کافی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا چلی جاؤ۔ تو یہ ایک عید منانے کا انداز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عید کے بعد وقت گزارا اس کا ایک نظارہ ہے۔

☆ سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو ان کے دو دن وہ ہر سال منایا کرتے تھے۔ یعنی مدینے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو اہل مدینہ کی بھی دو عیدیں ہوا کرتی تھیں۔ گو وہ اسلامی عیدیں نہیں تھیں مگر اور دن تھے سال میں اس میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کے بدلے تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرما دئے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ یہی روایت سنن النسائی کی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ کتاب اقامت الصلوٰۃ میں لکھا ہے، مغیرہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ایاز الاشعری عید کے موقع پر الانبار تشریف لے گئے، الانبار ایک جگہ کا نام ہے، اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ دف کے ساتھ گیت نہیں گاتے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں گائے جاتے تھے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت تو یہ ہے کہ گھر میں یہ واقعہ ہوا لیکن اس کی خبر پھیلی ہو گی ضرور اور صحابہ میں بھی یہی رواج ہوا کہ عید کے دن اس زمانے کی جیسی بھی سادہ پاک میوزک تھی اس کے اوپر وہ دف پہ خواتین گھر میں گاتیں اور خوشیوں کے دن گانوں کے ساتھ منائے جاتے تھے۔ بخاری کتاب العیدین میں ہے حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ایک بار نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلال کے کندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ یہ روایت بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ جو زندگی کا آخری حصہ تھا جس میں جسم میں کمزوری واقع ہو چکی تھی۔ حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے لازم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۱- فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۱- تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

قل يٰعبادی الذين اسرفوا علىٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله
ان الله يغفر الذنوب جميعاً انه هو الغفور الرحيم- و انيبوآ الى ربكم
و اسلموا له من قبل ان ياتيكم العذاب ثم لاتنصرون-

یہ آیات سورہ زمر سے لی گئی ہیں ان کی اور کچھ بعد میں آنے والی آیات کی تلاوت میں نے پچھلے خطبے سے پہلے کی تھی اور اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بیان کر رہا تھا کہ وقت ختم ہو گیا اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو لازماً جماعت کے سامنے رکھنی چاہئیں اور ان کو پوری طرح سمجھ کر پھر جماعت کے لئے توبہ کا مضمون خوب کھل جائے گا اور توبہ پر عمل آسان ہو جائے گا اور اس کی اہمیت بھی پہلے سے بڑھ کر ظاہر ہو گی کیونکہ اکثر انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور توبہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہی نہیں کیونکہ جن گناہوں میں انسان ملوث ہو ان سے دل لگا چکا ہوتا ہے اور جس چیز سے دل لگ جائے اس کے لئے تو یہ دعا کرنا بھی مشکل ہے کہ اے خدا مجھے اس گناہ سے نجات بخش- اور یہ بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایک ایسی چیز جس سے دل لگ چکا ہو اس کے خلاف انسان پورے شعور کے ساتھ یہ دعا کرے کہ اے خدا یہ مجھ سے چھڑا دے-

چنانچہ مجھے اپنے تجربے میں بارہا یہ دقت پیش آتی ہے کہ جب بعض لوگ یا بعض بچیاں اپنی ناسمجھی سے ایسے فیصلے کر بیٹھتی ہیں کہ جو اسلام کی روایات اور احمدیت کی روایات کے خلاف ہیں جب ان کو میں کہتا ہوں کہ اپنے لئے دعا کریں تو ان کی طبیعت مائل نہیں ہوتی- وہ اقرار بھی کریں تو صاف نظر آرہا ہوتا ہے کہ فیصلہ نہیں ہو سکا اور جب وہ اس بات کو نہ سمجھ سکیں تو پھر کبھی بھی وہ نصیحت ان پر عمل نہیں کرتی لیکن جس نے بھی اس مضمون کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا، سمجھا اور معلوم کر لیا کہ بہت مشکل کام ہے جس کی طرف مجھے بلایا جا رہا ہے اور پھر تسلیم کر لیا کہ ہاں باوجود مشکل کے ہم ضرور ایسا ہی کریں گی ایک بھی ان میں سے ضائع نہیں ہوئی، اللہ کے فضل کے ساتھ خدا نے ہمیشہ ان کو سنبھال لیا-

تو سب سے پہلی بات جو توبہ کے تعلق میں قابل غور ہے وہ یہی ہے کہ انسان اپنے تعلقات کا جائزہ لے کیونکہ یہ سارا مضمون ہی تعلقات کا ہے یہ ساری زندگی ہی تعلقات کا قصہ ہے- ہر گناہ ایک تعلق پیدا کرتا ہے یا ایک تعلق کے نتیجہ میں ہوتا ہے اور ہر توبہ ایک تعلق کے نتیجے ہی میں ہو گی ورنہ گناہ کا تعلق ٹوٹ سکتا ہی نہیں- یہ وہ مضمون ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے میں نے قرآن کریم کی اس آیت کے لفظ "انیبوا" میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے "انیبوا" کو آپ کے سامنے رکھا- اللہ تعالیٰ مغفرت کا مضمون بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے "و انیبوآ الیٰ ربکم" اپنے رب کی طرف جھک جاؤ "و اسلموا له" پھر اپنے آپ کو اس کے سپرد کرو "من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لاتنصرون" پیشتر اس سے کہ عذاب آجائے اور تمہاری مدد نہ کی جائے-

اب پہلی آیت یہ ہے کہ "ان الله یغفر الذنوب جمیعاً" تمام گناہ بخش دیتا ہے- اس سے پہلے یہ ذکر گزرا کہ اے وہ لوگو جو اپنے نفسوں پر ایسی ایسی زیادتیاں کر بیٹھے ہو کہ گناہ کبیرہ میں یا کبائر میں ملوث ہو گئے بہت بڑے بڑے گناہ کئے ہیں تم بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو- تو یہ جو خوشخبریاں ہیں اس کے بعد یہ آیت ایک عجیب سی بات پیش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر گناہ بخش دے گا لیکن موت سے پہلے پہلے ڈرو کہ وہ عذاب نہ آجائے- اگر ہر گناہ بخش دے گا تو عذاب کیسا آئے گا، پھر کس عذاب سے ڈرنے کی ہدایت فرمائی جا رہی ہے کیونکہ "یغفر الذنوب" نے تو سارے بوجھ اتار دیئے بظاہر کوئی بھی فکر باقی نہ چھوڑا- جب خدا اتنا عظیم مہربان ہے کہ ہر گناہ بخش دیتا ہے تو پھر کسی عذاب کے خطرے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا مگر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ سب غلط فہمیاں دور فرمائی ہیں جو بخشش کے متعلق عامۃ الناس میں پائی جاتی ہیں-

بخشنے کا مضمون ایک توبہ کو چاہتا ہے اگر دل میں تبدیلی واقع ہو، انسان توبہ کرنا چاہے تو پھر جو رستے کی دقتیں ہیں وہ خدا دور فرماتا رہتا ہے- پھر کیسا ہی کٹھن سفر ہو اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دیتا ہے- اور اس سفر کے آغاز پر "انیبوا" کا لفظ رکھا کہ یہ سفر تم سے شروع ہو نہیں سکے گا جب تک اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق پیدا نہ ہو- گناہ کا مطلب ہے مادی دنیا سے بے حد تعلق قائم ہو گیا، عادتیں پڑ گئیں، ایک معمولی سی ڈرگ کی Adiction ہے وہ بھی ہو جائے تو ڈاکٹر بڑا زور لگاتے ہیں بعض دفعہ مہینوں ہسپتالوں میں رکھتے ہیں پھر جب ہسپتال سے باہر آیا پھر دوبارہ وہی ڈرگ شروع ہو جاتی ہے- گناہ تو کتے کی دم کی طرح ہے کہتے ہیں بارہ سال تک ایک نالی میں کتے کی دم رکھی تھی تاکہ وہ سیدھی ہو جائے، جب وہ نکالی تو پھر اسی طرح خم پڑ گیا- تو یہ خم دور کرنے کے نسخے ہیں جو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے اور ایسے نسخے بیان نہیں فرماتا جیسے کتے کی دم کو نالی میں ڈال دیا ہو جب نکالو پھر وہی- قرآن کریم جو نسخے بیان فرماتا ہے وہ دائمی ہیں وہ کبھی پھر انسان کو پہلے حال کی طرف لوٹنے نہیں دیا کرتے اور اس مضمون کی جان تعلق باللہ میں ہے- گناہ ہے ہی تعلق کا نام- توبہ کیا ہے ایک تعلق سے دل توڑنے کی کوشش کرنا اور اللہ کا یہ دیکھ کر کہ یہ بندہ میری خاطر کر رہا ہے مگر اس میں طاقت نہیں ہے اس کی طرف جھک جانا یہ اس کے تواب ہونے کی نشانی ہے- پس توبہ اپنی ذات میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی اگر اللہ تواب نہ ہو اور تواب کی طرف جانے کے لئے توبہ سے پہلے فرمایا ہے " انیبوآ الیٰ ربکم" کہ تم اپنے رب کی طرف مائل ہو- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو حوالہ میں آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا آج میں نے اس کا باقی حصہ آنے سے پہلے دیکھا تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اس بات سے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کے تعلق میں جو ان آیات میں بیان ہوا ہے "قل یٰعبادی" اس میں ایک اور آیت سے استنباط فرماتے ہوئے یہی معنے لئے ہیں، بعینہٖ یہ معنے لئے ہیں کہ یہ تعلق کا مضمون ہے- اللہ کی محبت کا مضمون ہے اس کے سوا کسی گناہ سے انسان کو نجات نہیں مل سکتی-

چنانچہ اب میں باقی اقتباس پڑھ کر پھر میں بعض مزید باتوں کی طرف واپس آؤں گا یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے چند اور امور آپ کے سامنے رکھوں گا- آپ فرماتے ہیں "یہ جو فرمایا قل یٰعبادی کہہ دے کہ اے میرے بندو!" اس مضمون کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں محض یاددہانی کے طور پر یہ بتاتا ہوں کہ آیت سے یہ نکلتا ہے کہ محمد رسول اللہ، خدا تعالیٰ کے بندوں کو یہ کہیں اے میرے بندو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ ایک مجازی کلام ہے اور عبد کا ایک دوسرا معنیٰ ہے جو یہاں بالبداہت صادق آرہا ہے گویا غلام- اور غلام اور بندے میں یہ فرق ہے بندہ تو خدا نے پیدا کیا ہے اور غلام بھی بندہ ہی ہوتا ہے مالک کا لیکن پیدا ہونے کے مضمون کے لحاظ سے بلکہ اس کے تابع

ہو جاتا ہے-

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ یہ جو یٰعبادی کا لفظ ہے یہ گناہوں سے بچنے کا ایک ایسا عظیم الشان طریق بیان فرمارہا ہے کہ جس مضمون کو آپ سمجھیں تو آپ کی گناہوں سے رہائی ممکن ہو جائے گی-اگر نہیں سمجھیں گے تو پھر جتنی چاہے کوشش کریں صحیح جگہ ہاتھ ہی نہیں پڑے گا- پس آپ نے لفظ عبد کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا "عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر آزادگی اور خودروی سے باہر آجائے"- یعنی غلام تو وہ ہوا کرتا ہے جس کی آزادی کلیتہً سلب ہو جاتی ہے- پس آنحضرت ﷺ نے جو خوش خبری دی ہے وہ اپنے عباد کو دی ہے، ہر شخص کو نہیں دی- فرمایا تم میرے عباد بنو گے تو دیکھو گے کہ "ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً" خدا تعالیٰ گناہوں کا کچھ بھی نہیں باقی چھوڑے گا لیکن شرط ہے کہ میرے عباد بنو یعنی اپنی آزادیاں ترک کر دو اور میری غلامی کی پناہ میں آجاؤ-

فرماتے ہیں : "اور خودروی سے باہر آجائے"- خودروی کا محاورہ بھی بہت گہرے فکر کے بعد یہاں جمایا گیا ہے- "ہر ایک آزادگی" سے مراد یہ ہے کہ ہر دوسری چیز سے محبت سے بے تعلق ہو جائے اور خودروی کا مطلب ہے کہ اپنے نفس کی اندرونی غلامی سے بھی کلیتہً آزاد ہو جائے- نہ غیر کی غلامی رہے نہ نفس کی غلامی رہے- "اور پورا متبع اپنے مولا کا ہو"- یعنی جس کا وہ غلام ہے اس کا کلیتہً مطیع ہو جائے- حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہیں تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور در حقیقت یہ آیت اور یہ دوسری آیت "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم" از روئے مفہوم ایک ہی ہیں کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے- یہی سر ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ "قل یعبادی" دوسرے لفظوں میں اسی طرح پر ہے "قل یامتبعی"-

یہ مضمون چونکہ زیادہ ادق ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بڑے وسیع گہرے مضامین کو چند لفظوں میں بیان فرماتے ہیں تو ان کی تشریح کرنی پڑتی ہے ورنہ عام قاری اس کو سمجھ نہیں سکتا اس لئے اس مضمون کو میں اب اپنے لفظوں میں سمجھاتا ہوں کہ آپ کیا فرمارہے ہیں- آپ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ آیت "یٰعبادی" اور "ان کنتم تحبون اللہ" ایک ہی مضمون کی دو آیتیں ہیں اور ایک دوسرے پر روشنی ڈال رہی ہے جو عبد ہوگا وہ اتباع کرے گا اور اتباع سے پہلے محبت ہونا ضروری ہے چنانچہ وہاں جو "انیبوا" کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے یہاں "ان کنتم تحبون اللہ" کے الفاظ میں بیان فرما دیا گیا-

اصلاح کی شرط اول یہ ہے کہ محبت بہر حال ہونی ہے اگر محبت نہیں ہے تو محبت کا دعویٰ تو ہو ارادے تو ہوں کہ ہم خدا سے محبت کریں یہ دعویٰ بہت بڑا ہے اور کیسے ہو جائے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں "فاتبعونی" اور وہاں "یٰعباد" جو فرمایا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس "عباد" کے لفظ کو "اتبعونی" کے ساتھ اس طرح جوڑ دیتے ہیں کہ اچانک دماغ روشن ہو جاتا ہے کہ عبد کا مطلب تو غلامی اور اتباع ہی ہے اس کے سوا اور کیا مطلب ہے کامل اتباع اور کامل غلامی اور یہاں بھی یہی بات ہو رہی ہے "فاتبعونی"- یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے لازم ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی جائے اور اپنی محبت کے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے بھی لازم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی جائے اور کوئی مغفرت جسے مغفرت عظیم کہا جاسکتا ہے جس سے سارے گناہ بخشے جاسکتے ہیں اس غلامی کے بغیر ممکن نہیں ہے-

اب یہ مضمون دیکھنے میں آسان مگر کرنے میں بہت مشکل ہو گیا ہے "اتبعونی" کے لئے جو مشکلات سامنے در پیش ہیں وہ پہاڑ کی طرح ہیں ایک عام انسان کسی عام روزمرہ کے نیک انسان کی متابعت کرنے میں بھی بڑی دقت محسوس کیا کرتا ہے بچے جو گھر میں پلتے ہیں وہ بھی اپنے نیک ماں باپ کے پیچھے چلنے کے لحاظ سے ضروری نہیں کہ طبعاً آمادہ ہوں محنت کر کے، کوشش کر کے پیچھے چلنا تو اور بھی مشکل کام ہے چنانچہ بہت سے نیک ماں باپ ہم نے دیکھے جن کے بچے ان کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستوں پہ چل پڑے اور جنہوں نے ان کو پسند بھی کیا ان کو عزت بھی دی وہ ان جیسا بننے سے محروم رہے کیونکہ نیکی کے رستے پر چلنا محنت طلب کام ہے لیکن جن کو جتنی زیادہ محبت ماں باپ سے ہو اتنا ان کے لئے وہ کام آسان ہوتا چلا جاتا ہے یہ بھی ہم نے دیکھا اور یہ ایک دائمی مضمون ہے-

وہ تمام بچے جو ماں باپ کی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں آپ ان کا تجزیہ کر کے دیکھ لیں ان کے دل میں اپنے ماں باپ کی محبت نہیں ہوتی اور جن کو محبت ہو ان کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اپنی الگ راہیں تلاش کریں یا الگ راہیں تراش لیں- چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں بلا استثناء ہم نے اس مضمون کو سچے ہوتے دیکھا ہے، ہر وہ اولاد جس نے اپنے ماں باپ سے محبت کی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہے اور ان کے لئے ان رستوں پر چلنا آسان کر دیا- تو گناہوں کا راز بھی محبت میں ہے اور گناہوں سے بچنے کا راز بھی محبت میں ہے محبت ہی وہ آخری تقدیر کا نکتہ ہے جس کے تابع سب تدبیریں ہیں اور تقدیر الٰہی بھی اسی محبت سے بنائی گئی ہے- چنانچہ وہ آخری طاقت جس سے مادی دنیا بنی ہے وہ Gravitational Pull ہے یعنی مقناطیسی طاقت جو خدا تعالیٰ نے ہر مادے میں رکھ دی ہے اس کو نکال دیں تو ساری کائنات بے حقیقت ہو کر بکھر جائے، کچھ بھی اس کا باقی نہ رہے- یہی وہ طاقت ہے جس سے سارا نظام کائنات چل رہا ہے- اتنی وسیع کائنات کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک آپ حرکت کریں تو بیس ارب سال میں بھی نہ پہنچ سکیں اور وہ حرکت روشنی پر سوار ہو کر کی جائے یعنی ہر لحہ آپ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل کی رفتار سے دوڑ رہے ہیں یا اڑ رہے ہیں اور پرلے کنارے پر بیس ارب سال میں بھی نہیں پہنچ سکتے اتنا تھوڑا فاصلہ ہے کیونکہ جب وہاں پہنچیں بھی تو وہ اور زیادہ دور ہٹ چکی ہو گی کائنات، پھیل چکی ہو گی-

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو کائنات ہے اس کو سنبھالا کیسے ہے اللہ تعالیٰ نے- چھوٹے سے روزمرہ کے نظام کو بھی کسی طاقت سے چلایا جاتا ہے- اتنا بڑا نظام نہ اس میں شور، نہ کوئی شرابہ یعنی شور شرابے سے مراد یہ ہے کہ نظام کی حرکت کے لحاظ سے کوئی شور نہیں ہے اس کو قابو رکھنے کے لحاظ سے بالکل بے آواز ہے، کامل سکوت ہے اور جتنے سیارے خدا تعالیٰ نے دوسرے سیاروں کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں ان کے متعلق بار بار انسان کو توجہ دلاتا ہے غور کرو اس بات پر- اتنا بڑا نظام اور اتنا قوت کے ساتھ منظم کر دیا گیا ہے اور اس طرح مسخر کر دیا گیا ہے کہ مجال نہیں ہے کہ اپنے رستوں سے وہ ہٹ کر کسی اور طرف جاسکیں، ایسے ستونوں سے باندھا گیا ہے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے- سننا تو در کنار دیکھا بھی نہیں جاسکتا یا دیکھنا تو در کنار سنا بھی نہیں جاسکتا، کامل خاموشی ہے اور اس مسئلے پر سائنسدان حیران ہیں کہ اتنی بڑی طاقت اور خرچ کچھ نہیں ہو رہا، معمولی سا انجن چلانے کے لئے بھی آپ کو جتنے کوئلوں کی ضرورت ہے زمین اپنی ساری کشش ثقل میں اتنی توانائی بھی خرچ نہیں کر رہی-

تو محبت کا مضمون ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے متوجہ فرمایا ہے- تم اپنے گھر کی کائنات بھی نہیں چلا سکتے اگر محبت کے رشتے نہ باندھے جائیں تو پھر مادی کائنات کا معاملہ ہو یا روحانی کائنات کا معاملہ ہو اس مضمون کو سمجھو کہ سب سے بڑی طاقت جس کے ذریعے ادنیٰ اور اعلیٰ سب مسخر کئے جاسکتے ہیں وہ محبت کی طاقت ہے- پس اس مضمون میں جو آنحضرت ﷺ کے تعلق میں بیان فرمایا گیا در اصل ہر انسان کو اس کی پیدائش کا راز سمجھا دیا گیا ہے اس کی ساری زندگی، اس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے گر سمجھا دیئے گئے ہیں کہ **تم نے اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو محبت کے جذبے سے حاصل کر سکتے ہو نفرتوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا-**

چنانچہ شیطان اور انسان کی کہانی کے تعلق میں میں ہمیشہ جماعت کو سمجھاتا رہا ہوں کہ دو ہی باتیں ہیں جو بیان ہوئیں اور وہ دونوں باتیں ازل سے سچی ہیں ابد تک رہیں گی، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی- دو طاقتیں ہیں ایک ناری طاقت ہے اور ایک نمو کی طاقت ہے- نمو کی طاقت وہ ہے جو گیلی مٹی سے بنتی ہے یعنی پانی بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کر دیتا ہے اور جڑنے لگتے ہیں تمام نشوونما اس سے ملنے کی طاقت سے پیدا ہوتی ہے- ہر چیز جو بکھرتی ہے، ہر نظام جو بگڑتا ہے، ہر منظم چیز جو تتر بتر ہو جاتی ہے، وہ آگ کی طاقت سے ہوتی ہے- مادی دنیا میں بھی یہی حال ہے اور روحانی دنیا میں بھی یہی حال ہے- نفرتیں کسی گھر میں داخل ہو جائیں تو کچھ بھی نہیں چھوڑتیں- بیوی خاوند سے جدا ہو جاتی ہے، بچے ماں سے اور باپ سے، بھائی بہن ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں اور یہ وہ مضمون ہے جس کی گہرائی تک جانا استغفار کو سمجھنے کے لئے لازم ہے-

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

چیف کوچ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا- حیدر آباد
وزن کم کرنے- بڑھانے- موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز اور خوراک- باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں- مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں- باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے- مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم

تندرستی ہزار نعمت ہے

M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

پس محبت کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بیان فرما رہے ہیں یہ اس کے طبعی نتائج ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں تا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پوری گہرائی سے سمجھ آسکے، فرماتے ہیں "بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ قل یعبادی دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے قل یا متبعی"۔اے میری اطاعت کی خواہش رکھنے والو۔اے میرے پیچھے چلنے کی تمنا لے کر آنے والو، اے دعویدارو، یہ سارے مضمون یہاں متبعی میں آگئے ہیں "یعنی اے میری پیروی کرنے والو جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو"۔اب یہ جو نکتہ ہے بہت ہی اہم ہے سمجھنے والا۔ ایک طرف "متبعی" فرمایا جائے اور کہا یہ جائے کہ تم کبائر میں مبتلا ہو تو متبعی کیسے ہو گئے۔غلام، محمد رسول اللہ ﷺ کے اور کبائر میں مبتلا ہوں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے میں نے اس کا ترجمہ یہ کیا تھا کہ اے میری اتباع کی خواہش رکھنے والو۔اے میری غلامی کا دم بھرنے والو!' اے وہ جو اقرار کرتے ہو صبح شام کہ "اشھد ان لآ اله الا الله و اشھد ان محمداً عبده و رسوله" یہ اقرار تو کرتے چلے جاتے ہو لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اگر میری غلامی کا دم بھرتے ہو تو یہ گناہوں کے بوجھ کیا لئے پھر رہے ہو۔اتنے گناہ کہ صبح سے شام، شام سے رات، رات سے پھر صبح اور چوبیس گھنٹے کے اکثر لمحے تمہارے گناہوں کے خیالات میں مبتلا گزرتے ہیں۔اگر توفیق نہ بھی ملے تو خواہش اور حسرتیں ہیں جو اکثر گناہوں سے تعلق رکھتی ہیں لیکن نیکیوں کی حسرتیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔پس "متبعی" فرما کر یہ نہیں فرمایا کہ اے میرے غلامو تم ایسے ہو، یہ فرمایا جا رہا ہے اے میرے غلامو تم کیسے ہو۔میرے غلام اور ایسے!!۔میرے غلام اور اتنے گناہ!!۔یہ زیب نہیں دیتا۔پس میرے غلام بن جاؤ۔

اور دوسری جگہ "ان کنتم تحبون الله" میں بھی یہی مضمون ہے۔یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویدار ہو کر اور حقیقت میں محبت رکھنے کے بعد تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے۔فرمایا بہت بڑا دعویٰ کر رہے ہو کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں اور بڑا مشکل دعویٰ کر بیٹھے ہو۔یہ دعویٰ آسان ہو نہیں سکتا، اس پر عمل ممکن نہیں ہے جب تک میرے پیچھے نہ چلو کیونکہ میں نے عشق کی راہوں پر قدم مارے ہیں اور ہر منزل کو آسان کر دیا ہے۔ہر فاصلہ میرے پیچھے چلنے سے چھوٹا دکھائی دے گا اور آسان ہوتا چلا جائے گا۔اب یہ جو آسانی کا مضمون ہے یہ عشق کے بغیر حل ہو ہی نہیں سکتا۔عشق ہے جو ایسی دیوانگی بخش دیتا ہے کہ آدمی تیشہ پکڑ کے ساری عمر اس بات میں گنوا دیتا ہے کہ ایک چٹان کو توڑے، کاٹتا چلا جائے یہاں تک کہ اس سے وہ ایک دریا بہا دے۔اب وہ دریا تو نہیں بہا سکتا تھا مگر اسی تیشے سے کھودتے کھودتے وہ مر جاتا ہے اسی حالت میں۔تو آنحضرت ﷺ کی محبت ایک ہی راہ پر ملتی ہے اور خدا کی محبت پر پہنچنا اصل مقصود ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت آپ کا ہاتھ پکڑ کر ان راہوں پہ چلائے گی جو بلا استثناء آخر خدا تک پہنچاتی ہیں۔اب واپس آپ گناہ کے مضمون کی طرف جائیں پھر دیکھیں کہ اس کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے۔بات تو سمجھ آگئی مگر عمل کیسے شروع ہو گا۔وہی چوہوں والی بات نہ ہو جائے کہ جب ایک خونخوار بلی چوہوں پر بہت ظلم کیا کرتی تھی، بڑے حملے کیا کرتی تھی تو سوچا گیا کہ آخر کس طرح اس مسئلے کا حل کریں تو ایک چوہے کو ایک بڑی اونچی بات سوجھی۔اس نے کہا بڑی آسان بات ہے بلی کی گردن میں ایک گھنٹی لٹکا دو جب وہ آئے گی اس کی گھنٹی کی آواز آجایا کرے گی اور ہم وقت پر اپنے بلوں میں گھس جائیں گے کوئی مشکل کام نہیں۔بڑی چوہوں نے داد دی واہ واہ سبحان اللہ کیا بات کر گئے ہو۔پھر کسی کو خیال آیا کہ لٹکائے گا کون؟ اب وہاں جا کے مارے گئے سارے۔گناہوں سے توبہ کا فیصلہ کرنا ہی بلی کی گردن میں گھنٹی لٹکانے والی بات ہے اور محبت کی راہوں پر قدم مارنا اگر شعور کے ساتھ مفہوم کو نہ سمجھے تو بالکل وہی بات ہے کہ آہا بہت آسان ہو گیا لیکن جب چلو تو پھر مشکل۔بڑی مشکل وہ دوسری طرف کی کشش ہے جو انسان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ایک قدم آگے جائے تو دو قدم پیچھے چلا جاتا ہے۔اس کشش کو کیسے توڑا جائے یہ وہ بنیادی سوال ہے کیونکہ یہ محض فلسفے کی باتیں نہیں ہیں۔قرآن کریم تو گہرے حکمت کے راز پیش کرتا ہے، بڑے بڑے مشکل مسائل حل فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ کیا کرو اور کیا نہ کرو اور جو کرو وہ اس طرح کرو تو آسان ہو جائے گا۔جو نہ کرو اس سے بچنا ہے تو یہ طریق اختیار کرو تو بچ جاؤ گے اور پھر طریق کو آسان کر کے دکھاتا ہے۔

اب سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کی زندگی پر غور اور فکر کی ضرورت ہے اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔آنحضرت ﷺ کی باتیں سننے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر یہ مطالعہ سچا ہو اور فرضی وجود نہ ہو جس کو علماء پیش کرتے ہیں یعنی بڑھا چڑھا کر کرشموں کی صورت میں دکھاتے ہیں، ایک حقیقی انسان دکھائی دینے لگے آپ کو جو آپ کی طرح رہتا ہے اور اعلان کرتا ہے "قل انما انا بشر مثلكم" کہ دیکھو میں تم جیسا ہی انسان، تمہارے جیسا ہی بشر ہوں پھر مجھے کیا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنے بڑے مقامات کے لئے چن لیا۔یہ مضمون جب تک سمجھ نہ آئے اس وقت تک آنحضرت ﷺ سے وہ محبت نہیں پیدا ہو سکتی جو گناہوں سے نجات بخش سکتی ہے یا نیکیوں میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے جا سکتی ہے۔آنحضرت ﷺ کی بشریت ہمارے درمیان قدر مشترک ہے اور بشریت کے مضمون پر آپ غور کریں اور پھر دیکھیں کہ کن کن مواقع پر آپ کے سامنے کون سے دو امکانات پیدا ہوئے تھے اور کن کن مقامات پر آپ نے ایک امکان کو ترک کیا اور دوسرے کو لے لیا۔پھر اس کو آپ اپنی زندگیوں پہ اطلاق کر کے دیکھیں تو اس وقت آپ کو سمجھ آئے گی کہ کتنا مشکل مضمون ہے۔اتنے مشکل چوائسز (Choices) تھے آنحضرت ﷺ کے۔انگریزی میں کہتے ہیں چوائسز مشکل۔مطلب ہے ترجیحات۔جب بھی کوئی ترجیح کی ہے وہ مشکل کی طرف ترجیح کی ہے، آسانی کی طرف نہیں کی اپنی ذات کے لئے۔یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا "ظلوماً جھولاً" یہ شریعت کا بار اٹھانے والا کامل انسان تو اپنی ذات پر حد سے زیادہ ظلم کرنے والا ہے۔یہاں تک فرمایا "فلعلك باخع نفسك" اے میرے بندے تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا اتنا ظلم کر رہا ہے اپنے اوپر۔یہ ظلم کیسے کیا اپنی ذات پر، سوائے محبت کے یہ ظلم ہو ہی نہیں سکتا۔پس آنحضرت ﷺ کی ذات کے سمجھنے کا آخری نکتہ، جیسا کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ کشش ثقل ہے،

آنحضرت ﷺ کی کائنات کو سمجھنے کا آخری نکتہ اللہ سے آپؐ کی محبت ہے اور وہ محبت کس طرح جلوہ گر ہوئی ہے، کس طرح اس محبت نے آپؐ کی کایا پلٹ دی ہے یہ جب تک نصیب نہ ہو یا اس کے لئے کوشش نہ کی جائے کیسے ممکن ہے کہ وہ غلامی نصیب ہو جو تمام گناہوں کی بخشش کا اعلان کر رہی ہو۔

پس آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے، اگر آپ گہری نظر سے وہ مطالعہ کریں آپ کے اندر ایسی ایسی پاک تبدیلیاں ہوں گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔لیکن اس نقطہ نگاہ سے سمجھیں ٹھہر ٹھہر کر موازنے کریں کہ آپ نے یہ کیا، یہ کیا۔میں جب صبح اٹھتا ہوں تو یہ کرتا ہوں اور وہ کرتا ہوں کہ نہیں کرتا۔میں یہ یہ قربانیاں خدا کی خاطر کر سکتا ہوں کہ نہیں۔یہ مضمون جتنا سمجھ آتا چلا جائے گا اتنا مشکل بھی ہوتا جائے گا، ایک اور مشکل یعنی اس مضمون کے سمجھنے میں بھی مشکلات ہیں اور سمجھانے میں بھی مشکلات ہیں کیونکہ بعض دفعہ ایک انسان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی آدمی میری حد سے بہت آگے نکل چکا ہے تو وہاں اس کی ہمت ٹوٹ جایا کرتی ہے اور ہمت ٹوٹ کے پھر وہ آگے بڑھ نہیں سکتا۔آنحضرت ﷺ بشر ہیں مگر وہ وہ کام کر دکھائے جو بشر کی طاقت سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔یوں لگتا ہے کہ بشر کی طاقت سے بالا طاقتیں ہیں۔یہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کی سیرت میں بیان فرمایا کہ بشر تو تھے مگر باتیں مافوق البشر۔باتیں وہ کر رہے ہیں جو بشر کی طاقت سے باہر اور بڑھ کر اور اونچی ہیں۔یہ جو مضمون ہے یہ ہمتیں توڑ دیا کرتا ہے بعض دفعہ۔اور وہ جو اپنے انبیاء کے افسانے بنا لیا کرتے ہیں ان کے کردار تبھی برباد ہوتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں یہ اس کا کام تھا، یہ عام انسان کی تو طاقت ہی نہیں ہے۔وہ ساری کرامات ہیں وہ سارے کرشمے ہیں جو غیر نبی کو نصیب ہو ہی نہیں سکتے اس لئے ساری نیکیاں جو کرشمے ہیں ان سے عام انسان اس طرح محروم ہو جاتا ہے کہ گویا اس کی طاقت میں ہے ہی نہیں اس لئے ہمت کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے سب سے بڑے کرشمہ کی طرف کیوں نہ متوجہ ہوں۔اور وہ کرشمہ پھر یہ دکھائی دیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا بزرگ انسان ہے کہ ہمارے سارے گناہ بخش سکتا ہے، اگر اس سے محبت کرو تو سارے گناہ بخش سکتا ہے، یہ مضمون بنا لیتے ہیں اور "عبادی" کا خطاب بھول جاتے ہیں۔اس مضمون نے مذاہب میں بہت بڑی بڑی تباہیاں مچائی ہیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابن اللہ ہونا اور شرک کی جو تعلیم عیسائیت میں جاری ہو گئی یہ ساری اسی مضمون سے ہوئی ہے کہ وہ آگیا جس نے سارے گناہوں کا بوجھ خود اٹھا

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔ 649-04524
روایتی زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

لیا اب ہمیں کیا ضرورت ہے مصیبتیں کرنے کی۔ پس اگرچہ اسلام میں شرک ان معنوں میں، اس طرح تو نہیں آیا یعنی ظاہری طور پر مسلمان شرک سے بچ گیا مگر اندرونی طور پر اس کے تمام گناہ شرک کی پیداوار ہیں اور اس شرک میں سب سے بڑا شرک اپنے مطاع اور نبی کے تعلق میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ وہ محبت جب حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اتنی بڑھے، حد سے زیادہ سے مراد ہے کہ اس کو انسانی صفات سے بالا کر کے دکھانے لگے تو وہیں اس کے ساتھ تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور وہیں انسان اس کی اطاعت سے فیض یاب ہونے کی صلاحیت چھوڑ بیٹھتا ہے۔ پس سارے مشرک گنہگار ہوتے ہیں۔ تمام مشرک لازماً گندگی میں مونہہ ماریں گے کیونکہ وہ اس نور کے چشمے سے مونہہ پھیر لیتے ہیں جس کے بعد پھر گند ان کو اچھی غذا نظر آتا ہے، ہر پانی خواہ کیسا ہی گندہ ہو ان کے لئے لذت کے سامان رکھتا ہے۔

پس آنحضرت ﷺ سے اگر تعلق رکھنا ہے اور قائم رکھنا ہے، فائدہ اٹھانا ہے تو پہلی بات یہ کہ خدا کی راہ میں محمد رسول اللہ کی محبت کو کبھی حائل نہ ہونے دیں اور محمد رسول اللہ کی محبت جب آپ کی حقیقتیں آپ پر روشن کرے گی تو ایک پہلو سے وہ آپ کے دل پر بوجھ بھی ڈال دے گی۔ آپ یہ سمجھیں گے یعنی حقیقت میں بھی بعض دفعہ یہ دکھائی دیتا ہے جو فرضی باتیں ہیں وہ تو بہت دور کی باتیں ہیں۔ ایک کسی چمپئن کو اپنے قریب سے دیکھیں تو اگر پہلے یہ وہم تھا کہ میں چند ڈنڈ نکال کر اس طرح مضبوط ہو جاؤں گا اور میرے مسلز بن جائیں گے تو واقعتہً کسی پہلوان کو جو عام پہلوان بھی ہو اپنے پاس دیکھیں تو آپ کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے۔ تو اس کا کیا علاج ہے۔ اس کا علاج قرآن کریم کی اس آیت نے یہ بیان فرمایا ہے "لا تقنطوا من رحمة الله" تمہارے کام اللہ کی رحمت نے بنانے ہیں۔ یہ اطاعت بھی رحمت سے نصیب ہوگی اور محمد رسول اللہ بھی رحمت ہی کا ایک شاہکار ہیں، خدا کی رحمت کا شاہکار۔ تو اگر محمد رسول اللہ ان عظیم **مقامات پر رحمت الٰہی کی وجہ سے پہنچے ہیں تو تمہاری ہر منزل بھی اس اللہ کے کامل غلام کے پیچھے چلنے کے لئے رحمت الٰہی سے ہی طے ہوگی اور رحمت الٰہی کا مضمون آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ تم سچی تمنا لے کر اس کی راہ میں کچھ بڑھو، آگے باقی رستے اللہ طے فرمائے گا**۔ اس لئے وہ جو مشکل دکھائی دے رہی تھی، ناممکن باتیں دکھائی دے رہی تھیں دنیا کے معاملات میں واقعتہً ناممکن ہیں۔

انسان گناہوں سے تعلق توڑے کیسے۔ اس کا یہ علاج یوں بنے گا، کچھ توڑ لو جیسے بعض دفعہ Drug Adicts میرے سامنے آتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ جو ڈرگ کھاتے ہو اس کو بھورنا شروع کر دو یعنی کنارے سے تھوڑی تھوڑی گھسا گھسا کے کم کرنی شروع کر دو اتنی ہمت بھی نہیں ہے!؟ تو سوچ کے کہتے ہیں ہاں یہ ہم کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ قدم تم اٹھاؤ اگلا پھر اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے گا۔ کچھ دن اسی پہ رہنا پھر تھوڑا سا اور ٹکڑا توڑ دینا پھر کچھ عرصہ اسی پر صبر کرنا اور پھر تھوڑا سا اور توڑ دینا یہ ترکیب میں نے استعمال کروائی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے کام کیا ہے اور ایسے ایسے لوگ جو سمجھتے تھے ناممکن ہے ہماری یہ عادتیں چھٹ جائیں دن بدن ان کے بوجھ ہلکے ہوتے رہے وہ زیادہ آسانی کے ساتھ پھر نیکی کی راہوں پہ قدم آگے بڑھانے لگے۔

تو ایک تو یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی رحمت کو حاصل کرنا ہے تو اس سے پوچھو جو خدا کی رحمت کا ایک مجسمہ بن گیا، جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین فرمادیا۔ اور آپؐ نے یہ راز سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پانے کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ تھوڑی سی حرکت ضرور کرو "انیبوا الی الله" ۔ پھر خدا تمہیں سنبھالے گا اور تم سپردگی کی طرف لازماً حرکت کرو گے کیونکہ ایک قدم تم نے اٹھایا دس قدم خدا نے تمہاری طرف اٹھا لئے۔ اب یہ جو مضمون ہے یہ مادی دنیا میں بھی اسی طرح خدا کی رحمت کو ظاہر کرنے والا ہے۔ کیونکہ آپ اپنی سستیاں چھوڑ کر ایک دن تھوڑی سی ورزش کر کے دیکھیں پہلے وہ بڑی بوجھل محسوس ہوتی ہے اور پہلے دن کی ورزش کچھ تھکاوٹ بھی لاتی ہے کچھ بعض دفعہ دردیں بھی پیدا کر دیتی ہے مگر اس کے باوجود آپ اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے دن کی ورزش کچھ اور، تیسرے دن کی کچھ اور یہاں تک کہ جو پہلی ورزش تھی اب دوبارہ وہ کریں تو آپ ورزش اس کو کہہ ہی نہیں سکتے۔ اب ایک آدمی جو دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے جب شروع میں دوڑے گا تو اول تو چند قدم بعض دفعہ اگر موٹا ہو تو چند قدم میں سانس پھول جائے گا دوڑا جائے گا ہی نہیں اور اس کے بعد پھر جسم کا یہ حال ہوگا جیسے اس نے گھنٹوں دوڑ کی ہے عام صحت مند آدمی کے مقابل پر تھوڑی سی دوڑ اس کو اتنی تکلیف پہنچا دے گی۔ ایک دفعہ ہمت کرے، ایک دفعہ ارادہ کر لے تو ہر اگلے دن کی دوڑ اس کے بدن کو بھی کم کرے گی، اس کے جسم کو ہلکا کرے گی اس کے بوجھ اٹھانے کی طاقتوں کو بڑھاتی چلی جائے گی۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو روحانی معارف بیان فرمائے ہیں ان کی تائید میں مادی کائنات اس طرح مستعد کھڑی ہے جیسے غلامانہ شہادت دینے کے لئے حاضر ہو۔ ایک بھی روحانی مضمون حضور اکرم ﷺ نے بیان نہیں فرمایا جس کی تائید میں مادی کائنات گواہی نہ دیتی ہو۔ پس یہ بھی ویسا ہی مضمون ہے "انیبوا الی الله" میں ایک جھکاؤ سا ہے ایک جھکاؤ کا شائبہ سا پایا جاتا ہے۔ گناہوں سے ایک دم خدا کی طرف پلٹنا ممکن نہیں ہے۔ فیصلہ کرو، سوچو، غور کرو اور پلٹنے کی کوشش کرو۔ وہ کوشش تمہارے لئے پلٹنے میں آسانیاں پیدا کرنا شروع کر دے گی، تم خدا کی طرف اس رفتار سے نہیں جاؤ گے جتنی رفتار سے خدا تمہاری طرف آئے گا یہاں تک فرمایا کہ پھر تم اگر چل کے جاؤ گے تو وہ دوڑ کر تمہاری طرف آئے گا اور باقی سفر تو خدا کی گود میں ہوتا ہے چلنے کی ضرورت ہی نہیں رہا کرتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

یہ حقیقت ہے بالکل کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف سارا سفر محض اپنی کوششوں سے کر سکتا ہی نہیں ہے۔ شروع میں جو حرکت ہے اس میں کوئی جدو جہد، کچھ قوت آزمائی یہ شامل رہتے ہیں اور جب انسان ثابت قدم ہو جائے جب اس کا اخلاص یقینی ہو جائے اور خدا کی نظر میں مقبول ہو جائے پھر باقی سفر گود ہی میں چلتا ہے ہمیشہ۔ خود اٹھاتا ہے، سارے کام خود بناتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد و ثناء میں مسلسل یہی مضمون چل رہا ہے۔ ہم نے اولاد بھی تجھ سے پائی، فلاں چیز بھی تجھ سے پائی، فلاں چیز بھی تجھ سے پائی "گھر سے تو کچھ نہ لائے"۔ ہر چیز تری عطا ہے۔ اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لے کے آئے۔ تو وہاں تک پہنچنا ہے کہ گھر سے کچھ نہ لائیں کیونکہ گھر میں ہے بھی کیا جو لے کے جائیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا التحیات پڑھنی مصیبت بن جاتی ہے اگر غور کر کے پڑھیں۔ روزانہ عرض کر رہے ہیں "التحیات لله، التحیات لله" -- سب تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں اور پھر تحفوں کا ذکر جسمانی قربانیاں، مالی قربانیاں اور ہوتے کیا ہیں دامن میں تحفے جو پیش کر رہے ہو۔ ایک ہی تحفہ تو بار بار نہیں دیا جاتا۔ ایک دفعہ تحفہ دے کر پھر واپس لے لو پھر دوبارہ لے آؤ پھر واپس لے جاؤ یہ تو پاگل پن کا مضمون ہے۔ پس تحفے کا مضمون بتا رہا ہے کہ روز بروز کچھ نہ کچھ اور اضافہ اپنے حسن میں کرنا ہوگا کچھ ایسی بات کرنی ہوگی کہ تم اسے طیبات کہہ سکو اور پھر خدا کے حضور حاضر ہو کہ اے اللہ آج میں نے یہ سوچی ہے طیبہ۔ پھر وہ کتنی ہی معمولی حیثیت کی کیوں نہ ہو خدا اسے قبول فرماتا ہے اور اس کے انعامات عطا فرماتا ہے۔

اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس پر غور اور فکر کی عادت ڈالے کیونکہ غفلت کی حالت میں انسان کو کچھ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ شعور پیدا کرو زندگی کا، معلوم کرو تم کون ہو کیوں ہو، کس حالت میں زندگی بسر کر رہے ہو۔ شعور پیدا کرو موت کا کہ ایک دن اس نے لازماً آ جانا ہے اور اس دن سے پہلے پہلے خدا ڈرا رہا ہے "من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة و لا شفاعة" یعنی آیت اسی طرح نہیں پڑھ رہا، آیت کے مضمون کو آپ کے سامنے ان لفظوں میں رکھ رہا ہوں کہ اس دن سے بھی ڈرو جس دن کوئی سودا بازی نہیں ہوگی، اس دن سے ڈرو جس دن نہ دوستی کام آئے گی اور نہ شفاعت کام آئے گی۔ پس وہ جو شفاعت کی بات خصوصیت سے یہ آیت آپ کے سامنے اس لئے رکھنی چاہتا ہوں کہ اس مضمون میں جو لوگ دھوکہ کھا گئے وہ شفاعت کا مضمون غلط سمجھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ شفاعت کے

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

ذریعے ہم بخشے جائیں گے۔ مگر آنحضرت ﷺ کو تو اللہ نے حکم یہ دیا ہے کہ اپنے عباد کے سوا کسی سے وعدہ ہی نہیں کرنا۔ بخشش کا وعدہ تیرے عباد سے ہے، غیر عباد سے ہے ہی نہیں اور جو عباد بنیں گے ان کی شفاعت کام آئے گی۔ پس اس دن سے ڈرو جس دن دوستی اور شفاعت، ان دو باتوں کو خدا نے اکٹھا جوڑا ہے اگر دوستی محمد رسول للہ سے ہو گی تو پھر وہ دوستی اور آپ کی شفاعت ضرور کام آئیں گے مگر تم ڈرو اس لئے کہ تم نے نہ دوستی کی اور نہ اس شفاعت کے مستحق ہوئے۔ پس محمد رسول اللہ کے غلاموں کو تو نہیں اس دن سے ڈرایا جارہا کہ نہ دوستی کام آئے گی نہ شفاعت کام آئے گی ان کو ڈرایا جارہا ہے جو اس فرضی جنت میں، جس کو جنت الحمقاء کہتے ہیں، بے وقوفوں کی جنت اس جنت میں زندگی بسر کرتے رہے اور ایسی ہی جنت کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دن سے ڈرو جب دوستی کام نہیں آئے گی۔ کیا محمد رسول اللہ کی دوستی کام نہیں آئے گی!؟ مطلب ہے تم نے جو دوستیاں لگائی ہوئی ہیں وہ تمہارے کام نہیں آئیں گی۔ کیا محمد رسول اللہ کی شفاعت کام نہیں آئے گی!؟ نہیں۔ بلکہ وہ فرضی شفاعت جو تم توقع لگائے بیٹھے ہو یا جن سے محبت کرتے ہو ان کی شفاعت کام نہیں آئے گی۔ پس اس دن سے پہلے ڈرنے سے ایک شعور پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا موت اس شعور کو بیدار کرنے کے لئے سب سے اہم چیز ہے۔ موت سے زندگی تو بعد میں پھوٹے گی لیکن موت ایک عجیب رحمت ہے کہ ایک زندگی اس سے پہلے بھی پھوٹ جاتی ہے۔ اگر انسان موت کا صحیح تصور باندھ لے تو زندہ ہو جاتا ہے اور پھر مر نہیں سکتا کبھی۔ یہ دائمی نجات ہے جو موت کے مضمون کو سمجھنے سے نصیب ہوا کرتی ہے۔

پس موت کا تصور باندھ کر ایک خوف کی حالت اپنے اندر بھی پیدا کریں کیونکہ "انیبوا" کے علاوہ دوسری جگہ میں نے پہلے بھی غالباً آپ کو بتایا تھا "فروا الی الله" کا مضمون بیان ہوا ہے کہ میں تمہیں ڈرا رہا ہوں اور نتیجہ کیا، کیوں ڈرا رہا ہوں کہ "فروا الی الله"۔ اللہ کی طرف دوڑو۔ تو محبت سے بھی انسان دوڑتا ہے کسی طرف، خوف سے بھی دوڑتا ہے۔ محبت سے اس طرف دوڑتا ہے جہاں محبوب ہو۔ خوف سے اس طرف دوڑتا ہے جہاں خوف سے امن کی جگہ ہو اور نجات کی امید لگائی جاسکے اس سے۔ پس یہ دو کیفیتیں ہیں جن کو گہرے غور سے سمجھیں اپنی زندگیوں میں جاری کریں اور پھر اپنا مطالعہ کرنا شروع کر دیں اور یہ سفر پھر دو طرح سے ہو گا ایک "انیبوا" اور ایک "فروا"۔

"فروا" کا مضمون گناہوں کی محبت توڑنے کے لئے ضروری ہے۔ جب انسان گناہوں میں ملوث ہوتا ہے تو دن بدن اپنے لئے بے چینی اور بے اطمینانی اور رفتہ رفتہ ایک آگ کے سامان پیدا کر دیتا ہے جس میں پھر وہ جلتا چلا جاتا ہے کوئی اس کی پیاس نہیں بجھتی آخر ایک ایسا موقع آتا ہے جب گناہ کی طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ان بڈھوں کی حالت پر غور کرو جن کی جوانی ساری گناہوں میں ڈھل گئی اور کبھی خیال ہی نہیں آیا کہ توبہ کرنی ہے اور پھر گناہ اپنے سارے مصائب پیچھے چھوڑ کے چلا جاتا ہے، وفا نہیں کرتا کیونکہ گناہ شیطان ہے، شیطان تو جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور پھر چھوڑ کر خبر بھی نہیں لیتا کہ تم کہاں ہو۔ اکثر مغربی معاشرے میں جو بوڑھوں کے انجام ہیں وہ آپ کو یہ مضمون سمجھا سکتے ہیں۔ اکثر اپنی اولاد کے گھروں میں نہیں ہوتے وہ ہسپتالوں میں یا بڈھوں کے گھروں میں جاکر جان دیتے ہیں اور طرح طرح کے مصائب ساتھ اور پھر جتنے بڑے گناہ ہوں، اتنے ہی زیادہ جسمانی عوارض لاحق ہونے شروع ہو جاتے ہیں، کوئی ایڈز کا شکار ہوا ہے، کوئی کینسر کا مریض ہو گیا، کسی کو اور ایسے دکھ لگ گئے کہ جو پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہے۔ ان میں سے بعض عوارض ایسے ہیں جو غلطی سے بھی ہو جاتے ہیں گناہ ضروری نہیں مگر گناہ والی سوسائٹی میں یہ عوارض ضرور بڑھا کرتے ہیں اور مصیبتیں بن جایا کرتے ہیں۔ پس ایسی سوسائٹی جس کا انجام اسی جگہ ہی مصیبت والا اور تکلیف والا دکھائی دے رہا ہے اور خود گھبرا گھبرا کے یہ کہتے ہیں ہم کہاں جارہے ہیں کیا ہو رہا ہے ہمیں، قانون سازی کرو کسی طرح آئندہ ہمارے ہاں مجرم کم ہو جائیں۔ اب دنیا کی قانون سازی سے جرم ہٹ سکتا ہی نہیں ہے، حد سے زیادہ جاہلانہ خیال ہے۔ ایک قانون سازی ہے وہ خدا کی قانون سازی ہے اس کے سوا گناہ سے انسان نجات حاصل کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کے سامنے رہتا ہے۔ اور قانون اندھا ہوتا ہے اس کی نظر دیکھ ہی نہیں رہی ہوتی۔ اندھا قانون بعض دفعہ بڑے بڑے ظلم کر جاتا ہے اور بسا اوقات مجرموں پر رحم کر رہا ہوتا ہے کیونکہ اندھے کی تو سوٹی چل جائے، چاہے شریف پر چل جائے چاہے خبیث پر چل جائے اندھے نے تو وار ہی کرنا ہے صرف۔ تو یہی حال دنیا کے قوانین کا ہوتا ہے۔

ابھی ایک خبر آئی تھی کہ کچھ تین لڑکے بے چارے اٹھارہ سال تک ایک ناکردہ گناہ کے جرم میں قید تنہائی کی مصیبت برداشت کرتے رہے، عذاب برداشت کرتے رہے اور وجہ یہ ہوئی کہ پولیس نے ایک اور مجرم سے ان کے خلاف یہ سمجھتے ہوئے کہ واقعی یہ مجرم تھے ان کے خلاف جھوٹی گواہی بنوائی اور اس کی موت کے بعد جو کاغذات نکلے تو تب جا کے پتہ چلا کہ کتنا بڑا ظلم ہو گیا ہے۔ اب ایسے ماں باپ یا ان کے رشتہ دار جو زندہ ہوں گے تصور کریں ان کی کیسی دردناک زندگی کٹی ہو گی۔ جانتے ہیں کہ معصوم ہیں مگر اندھے قانون نے نہیں چھوڑا ان کو اور کئی ایسے گنہگار ہیں جو بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں قانون وہاں تک پہنچتا ہی کچھ نہیں۔ پس ایک ہی قانون ہے جو اللہ کا قانون ہے اور اس کے حوالے سے گناہ ختم ہو سکتے ہیں۔ گناہوں کی زندگی کٹ سکتی ہے ورنہ نہیں کٹ سکتی ہمیشہ اسی طرح جاری رہے گی۔

پس اللہ تعالیٰ نے موت کو جو بار بار پیش فرمایا ہے اس کو غور کریں تو "فروا الی الله" کے معاملے میں آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اور یاد رکھیں یہ زندگی اتنی لمبی تو ہے ہی نہیں کہ لمبے تجربے کرتے چلے جائیں۔ شروع میں یہ بھی مضمون ہے جلدی کرو کہاں بھٹک رہے ہو، دیر نہ کرو۔ کیا پتہ کس وقت موت آجائے اس لئے تیزی سے دوڑو اور گناہوں سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اب یہ گناہوں سے نکلنا تو بہت بڑی بات ہے انسان اپنی بداخلاقیوں سے بھی نہیں نکلتا۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کبھی بیوی بداخلاق ہو اس کو سمجھایا جائے یا خاوند بداخلاق ہو اس کو سمجھایا جائے تو ایک دوسرے سے اور بھی زیادہ غصہ کرتے ہیں اور پھر بعد میں منتوں کے خط آتے ہیں آپ نے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے ایسے خبیث انسان کو نصیحت کی ہے جواب بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ اب میں تمہیں مزہ چکھاؤں گا تم نے شکایت کی کیوں تھی، اب پتہ چلے گا کہ زبردست کون ہے، اب آواز دے دو ان کو کہ آ کے تمہیں بچالیں۔ ایک جگہ واقعی یہ ہوا یعنی اس قسم کے مضمون کی باتیں تو آتی ہیں مگر انہی الفاظ میں کہ خاوند نے بیوی کو مارا، زیادتی کی۔ اب آوازیں دو اپنے خلیفہ کو وہ آجائے اور تمہیں بچائے، کیوں شکایت کی تھی میری۔ میں نے اس کو جواب میں لکھا اس کو کہو کہ میں تو تمہیں آواز نہیں دوں گا یا تمہاری مدد کو نہیں (آؤں گا)، میں اس کو آواز دوں گا جو تمہیں پکڑ سکتا ہے، اس کی پکڑ سے بچو کیونکہ وہ ہر جگہ ہے اور چند دن زندگی کے تم بچ بھی گئے تو موت کے بعد تم نے لازماً اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ تو یہ "فروا الی الله" کا مضمون ہے جو موت کے تعلق میں زیادہ کھل جاتا ہے ورنہ انسان اپنی زندگی میں تکبر میں مبتلا سوچتا بھی نہیں۔ تو جب ہم نے یہ دیکھا کہ بداخلاقیوں میں ملوث انسان بھی بداخلاقیوں سے فرار نہیں اختیار کر سکتا، بڑا مشکل کام ہے۔ تو بڑے گناہوں میں جو مبتلا ہوں وہ کیسے فرار اختیار کریں گے تو وہاں بھی پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کو بلاؤ۔ اس کی طرف جھکو سے مراد یہ ہے کہ کسی دن غور کرو۔ اگر سمجھتے ہو کہ بہت مشکل ہے تو دعا کے ذریعے اللہ سے مدد مانگو اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بڑا مشکل ہے ان گناہوں سے بچنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعد میں، اگلے جمعہ میں انشاء اللہ، میں بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ آپ حیران رہ جائیں گے کتنے عجز اور انکسار کے ساتھ، گریہ وزاری کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھ میں طاقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنے گناہوں سے بچ سکوں، تو ہی ہے جو رحم فرما تو مجھے بچائے۔ پس ہر سفر خدا کی مدد سے ہو گا۔ اسی لئے فرمایا "لا تقنطوا من روخ الله" یا "من رحمة الله" کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ محمد رسول اللہ کی اطاعت بھی اسی کی رحمت سے نصیب ہو گی۔ گناہوں سے بچنے کا مضمون بھی رحمت ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اگر آگے بڑھو تو اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے گا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

ارشاد نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ
ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔
منجانب یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-5222,248-1652
رہائش۔ 243-0794 ،27-0471

مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی اور خواتین

از۔ حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ

مسلمانوں میں کئی ایسے فرقے پائے جاتے ہیں جن کا یہ عقیدہ ہیکہ مستورات کا مسجد میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہے اور اس سے کئی بدیاں پیدا ہونے کا اندیشہ کیا جاتا ہے لیکن حال ہی میں کیرلا میں ایک امام صاحب نے اس امر کا برملا اعلان کیا کہ اب خواتین مسجد میں آکر نماز ادا کر سکتی ہیں اور اس کا چرچہ اخباروں کی سرخی بنکر سامنے آرہا ہے۔ ٹائمس آف انڈیا کے حوالہ سے مندرجہ ذیل خبر سیاست حیدر آباد دکن میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا متن درج ذیل ہے۔ "تھرو انتا پورم۔ ۲۳/ جنوری عام رواج کو بالائے طاق رکھ کر احتجاجوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پلایم کے امام نے شہر میں رمضان کے دوران مسجد میں مسلم خواتین کو نماز کی ادائیگی کیلئے خصوصی انتظامات کا اعلان کیا۔ ثانوی یووا جن سنگھم نے امام پی کے احمد کٹی مولوی کے خلاف زبردست احتجاج منظم کیا۔ ضلعی سنگھم کے قائدین نے دعویٰ کیا کہ امام کو اس قسم کے فیصلہ کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امام کو ایسے کوئی شرعی اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ جیسا کہ عیسائیوں کے آرچ بشپ کو حاصل رہتے ہیں لیکن امام کے خلاف سنگھم کی مہم کو تھرو انتا پورم ۲۸۶ مسلم جماعتوں کے مجملہ کسی کی تائید حاصل نہیں ہوئی امام موصوف کو اس علاقہ میں ایک ترقی پسند عالم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے اور ان کی تجربہ علمی کے بناء ان کی کافی عزت کی جاتی ہے۔ امام کے اعلان کے بعد احتجاج کرنے والوں نے ان کی مخالفت میں مسجد تک جلوس نکالتے ہوئے نعرے لگائے تھے احتجاجی قائدین سے امام نے استفسار کیا کہ اگر ان کا اقدام شرعاً غلط ہے تو پھر ٹھوس دلیل پیش کی جائے انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی مقدس کتاب خواتین کو مسجد میں نماز کی ادائیگی سے نہیں روکتی خواتین کو ان کے اس حق سے محض اس بنیاد پر محروم نہیں کیا جاسکتا کہ زمانہ حال میں اب یہ طریقہ موجود نہیں ہے ضلعی سنگھم کے صدر ابو سعید نے کہا کہ مسجد میں خواتین کو نماز کی ادائیگی کی اجازت ہونی چاہئے چنانچہ امام نے اعلان کیا کہ اب خواتین کو صرف ماہ رمضان کے دوران ہی نہیں بلکہ دوسرے مہینوں میں بھی مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت رہے گی متعدد خواتین کو ان کے شوہروں کے ہمراہ مغرب کی نماز کیلئے مسجد کی سمت رواں دواں دیکھا جارہا ہے۔

امام موصوف نے ایک انگریزی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے ان کے اعلان پر کئے جانے والے احتجاج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بعض گمراہ اور لاعلم افراد ہنوز اپنے بے بنیاد عقائد ہی میں گھرے رہنے چاہتے ہیں جن کی شرعی طور پر کوئی وقعت نہیں ہوتی ہم ایسا کوئی بھی کام نہیں کریں گے جو غیر اسلامی ہے۔ لیکن جس کے ساتھ مساوات کسی بھی مقدس کتاب میں ممنوع نہیں ہے تو پھر شکایات اور احتجاج کس بنیاد پر ہو امام موصوف نے کہا کہ اس علاقہ میں تو ملیالم زبان کے بجائے مسجد میں عربی زبان کے استعمال کا بھی مطالبہ کیا جاتا رہا ہے انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ وہ اپنے موقف سے انحراف نہیں کریں گے۔ امام موصوف کے اس اعلان کو کیرالا کی خاتون تنظیموں کی ستائش حاصل ہو رہی ہے۔ ایک بینک ملازم خاتون سیدہ حسن نے کہا کہ امام موصوف نے خواتین کے مفاد میں ایک عظیم کام کیا ہے احتجاج کرنے والوں کو یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ خواتین کے بطن ہی سے وہ جنم لیتے ہیں تو پھر ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں؟ (ٹائمس آف انڈیا بحوالہ روزنامہ سیاست مورخہ ۲۴/ جنوری ۱۹۹۲ء صفحہ ۱۱)

بات صرف اتنی ہی ہے کہ اگر مسجد میں مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنے کا انتظام سہولیت سے ہو سکے اور حالات پرامن ہوں تو پھر عورتیں ہر صورت میں مسجد میں نماز ادا کر سکتی ہیں۔ عورتوں کیلئے مسجد میں آکر نماز ادا کرنا ہرگز منع نہیں لیکن چونکہ عورتوں کی بعض خاص مجبوریاں ہیں اور بعض ایسی گھریلو ذمہ داریاں ہیں جن کے ہوتے ہوئے انہیں پانچوں وقت مسجد آکر باجماعت نماز ادا نہ کرنے کی سہولت دی گئی ہے اس سے ہرگز یہ نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ عورتوں کیلئے مسجد میں نماز ادا کرنے کی پابندی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ومن يعمل من الصالحات من ذكر او انثى وهو مومن فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون نقيرا

اور جو لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

فاستجاب لهم ربهم انى لا اضيع عمل عامل منكم من ذكر او انثى

کہ خدا کسی کے اعمال خواہ مرد ہو یا عورتیں ضائع نہیں کرتا ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت)

ان ہر دو آیات میں عبادات میں جنس کی تفریق نہیں کی گئی ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عورت اور مرد ہر دو حالات کے مطابق مسجد میں نماز کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ذیل کی حدیث سے بالصراحت معلوم ہوتا ہے کہ خواتین بھی باجماعت نماز کیلئے مسجد میں جایا کرتی تھیں۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیکہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے کہ عورتیں جو حضور کے ہمراہ نماز میں شریک ہوتیں واپسی کے وقت انہی چادروں میں لپٹی ہوئی جاتیں تو کوئی شخص ان کو نہیں پہچان سکتا تھا"۔ (کتاب الصلوٰۃ بخاری شریف)

سفر دار الامان کی میٹھی میٹھی یادیں!

بدرن اقبال جرمنی

محترم جلال شمس صاحب آف ہمبرگ جرمنی نے بدر میں جو نظم درویشان قادیان کی شان میں لکھی ہے اتنی پیاری نظم ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں سچائی کی چمک ہے۔ میں بھی ۱۹۹۴ء کے جلسہ سالانہ میں قادیان گئی تھی دل تو نہیں بھرا تھا لیکن انسان کو حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہی پڑتا ہے دل میں قادیان دار الامان کی یاد لئے واپس آگئی۔ ناہموار حالات سے میں تو کچھ سو ہی گئی تھی لیکن قادیان کی ایک میری پرانی سہیلی زہرہ بیگم احمدی نے جو ان دنوں لاہور میں رہتی ہیں مجھ کو خواب میں آکر جگا دیا اور میں نے بدر میں اپنے گمشدہ رشتہ داروں کی تلاش میں ایک مضمون لکھا جو ۱۵/ فروری ۹۶ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ اس طرح بچھڑے ہوئے عزیزوں سے میری ملاقات ہو گئی۔ اس طرح گزشتہ سال میں نے پھر دار الامان کی تیاری کر لی الحمد للہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے انچارج میرا خیال ہے ان کا نام وحید صاحب ہے نے قیام و طعام کے لحاظ سے ہمارا بہت خیال رکھا پھر غلامان مسیح پاک نے جو ہماری خدمت کی اس کی مثال کہیں بھی نہ ملے گی۔ صبح صبح مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ اور بیت الدعا میں جو مزہ آیا جیسے مُردہ رُوح میں جان آگئی ہو خود بخود زبان پر جاری تھا۔

میری دعائیں ساری کر یو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے اور میں رو رو کر اپنا دکھڑا اس کے حضور میں پیش کر رہی ہوں۔ پھر ایک دم سے مینار پر چڑھ گئی جیسے اٹھارہ انیس برس کی نوجوان ہوں اترنے کو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں وہ سکون ملا کہ بے خود سی ہو گئی اور یوں گنگنانے لگی۔

میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دل آرام جاں پاؤں کہاں

جب واپس آئی تو دروازے پر آواز آئی السلام علیکم خالہ جان ناشتہ لے لیں۔ میں نے جزاکم اللہ کہہ کر ناشتہ لے لیا اور تاکید کیا آپ ناشتہ نہ لایا کریں میں خود ہی آکر کھا لیا کروں گی۔ ناشتہ میں ڈبل روٹی مکھن دودھ انڈے جیلی چائے۔ میں نے غلامان مسیح پاک سے جاکر عرض کیا آپ مجھ کو رات کی روٹی دے دیا کریں اور رات کا سالن۔ جب دوسرے دن میں ناشتہ کیلئے گئی تو گرم گرم نرم نرم تندور کی روٹی اتنی لذیذ کہ میں نے کبھی اتنی لذیذ روٹی نہیں کھائی تھی۔ کھاتی جاتی اور خوشی میں بے اختیار آنسو نکلتے جاتے جو اندر ہی اندر پی گئی کہ کوئی دیکھ نہ لے اور جو سکھ لوگ وہاں پر رہتے ہیں ان کو بھی دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ کیا مجال جو کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ لیں۔ یا کوئی اونچی آواز ہی آئی ہو یا کوئی بھی نازیبا حرکت کریں۔ جیسے ان کی بھی تربیت ہوئی ہے۔

ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ محترم وحید الدین صاحب نے میری ماموں زاد بہن سید سلیمان مرحوم کی بیٹی جو کہ امرتسر کے قریب ہی رہتی ہیں ان کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا کسی کو بھیج کر بلوا دیا۔ ہمیشہ کے بچھڑے ہوئے جب ہم ایک دوسرے سے ملے تو عجیب خوشی کا سماں تھا یہ سب کچھ ہمکو مسیحائے محمد کے مکانوں کے پاسبانوں کی مہربانی سے ملا۔ میرے شوہر مجید اقبال کو بخار ہو گیا۔ محترم وحید صاحب کی مہربانی سے تین ڈاکٹروں نے باری باری آکر دیکھا۔ جب میں نے ان سے فیس اور دوائی کی قیمت پوچھی تو بولے کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں سے قیمت اور فیس نہیں لیتے۔

واپسی پر لاہور کے اسٹیشن پر جب ہم پہنچے تو اپنے ماموں جان سید محمد انور کو اپنا انتظار کرتے پایا ان کی کیا ہی بات۔ وہی جوانی والا طریقہ۔ صبح صبح نماز کے بعد ہاتھ میں قرآن پاک بند اور تلاوت فرما رہے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر سیر کے بعد ناشتہ کیا اور پھر بس جو قادیان میں بچپن کے گزرے ہوئے دنوں کی یاد منرہ لے لے کر سناتے رہے تو مجھ کو بھی اپنا بچپنا یاد آگیا ہم پلے بھی اکٹھے ہی تھے۔ ماموں جان ابھی دو برس کے بھی نہیں ہوئے تھے اور میری امی ابھی گیارہ برس کی بھی نہیں تھیں کہ ان کی والدہ فوت ہو گئیں تھیں۔ مجھ کو ماموں جان کا یہ طریقہ بہت پسند آیا۔ ان کا حکم تھا اپنے بچوں کیلئے کہ سب بچے جمعہ کے روز اپنی اپنی فیملی کے میرے ساتھ اکٹھے کھانا کھایا کریں اور اس کی تیاری ایک دن پہلے ہی شروع کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت نعمتوں سے نوازا تھا۔ ایکس پورٹ امپورٹ کے ڈائریکٹر ریٹائر ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پنجابی الہام "جے توں میرا ہور ہیں۔ سب جگ تیرا ہوے" کی صداقت غلامان مسیح پاک میں نظر آئی تھی۔ پھر احمدی بیگم زہرہ جن کا ذکر پہلے بھی کر چکی ہوں سے ملاقات ہوئی۔ دل خوشی سے اچھل گیا۔ قادیان کی پرانی باتیں تازہ ہو گئیں۔ خوشی کی ایک گھڑی نے برسوں کی دوری کو مٹا دیا۔ لاہور سے ربوہ کیلئے ٹرین کی گاڑی نے ہم کو اچھل اچھل کر ربوہ پہنچایا۔ ربوہ میں سکون تھا مگر جمعہ کے روز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ احمدیوں کو گالیاں دی جارہی تھیں سن کر حیران رہ گئی کہ مسجد تو عبادت کی جگہ ہے۔ بہت دکھ ہوا۔ پھر یہ خیال ہوا کہ ہم کو تو گالیاں سن کر دعا دینے کا حکم ہے۔

یہی ہو گا نا غصہ میں وہ ہم کو گالیاں دیں گے
سنائیں گے وہ کچھ پہلے نہ جو ہم نے سنا ہو گا
ہم انکی تلخ گفتاری پر ہرگز کچھ نہ بولیں گے
جو بگڑے گا تو ان کا منہ ہمارا حرج کیا ہو گا

ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں پہلے تو تمام بزرگوں۔ مسیح الزماں کے پیاروں کی قبروں پر دعا کی پھر نانا جان سید محمد اصغر جو کہ احمدیت کے انتہائی شیدائی تھے۔ پھر ابا جان

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲ پر دیکھیں)

یاد رفتگاں

پاک دل اور نیک خو میری اہلیہ محترمہ

میری اہلیہ صاحبہ مسماۃ صفیہ ثاقب ہمارے نانا جان حضرت منشی محمد وزیر الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ ۳۱۳ میں سے تھے۔ زلزلہ کانگڑا کے وقت نورپور میں ہیڈ ماسٹر تھے خود المع عمویم ماسٹر عطا محمد صاحب مرحوم والد نسیم سیفی صاحب مدیر الفضل زلزلہ میں معجزانہ طور پر بچے رہے تھے کے اکلوتے بیٹے محمد عزیز الدین صاحب جو خود بھی صحابی تھے کی اکلوتی بیٹی صالحہ فاطمہ کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ان کی نواسی تھیں۔ ان کی دادی اماں محترمہ کرم بی بی صاحبہ بنت حضرت منشی وزیر الدین صاحب کی سب سے بڑی بیٹی اور صحابیہ میں شامل تھیں۔ میری اہلیہ صاحبہ کے والد محترم حکیم محمد جمیل صاحب بھی اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے طفیل پیدا ہوئے تھے۔ مرحومہ صفیہ ثاقب مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد محترم حکیم محمد الدین صاحب فاضل درویش قادیان اور محمد رشید الدین صاحب کراچی کی بھانجی تھیں۔ ان کی ولادت اپریل ۱۹۲۴ء میں اپنے ننھال کے ہاں موضع بدووال ضلع لدھیانہ میں ہوئی جہاں ان کے نانا محمد عزیز الدین صاحب سٹیشن ماسٹر تھے۔ والدین بعد میں حلقہ مصری شاہ لاہور میں رہائش پذیر ہوئے مڈل تک تعلیم لاہور میں مکمل کی۔

جماعت احمدیہ کی سلور جوبلی کے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کے ایام میں مسجد مبارک قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میرے ساتھ ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دسمبر ۱۹۴۰ء میں ہماری شادی ہوئی۔ خاکسار اس وقت اپنی تعلیم جامعہ احمدیہ مکمل کر کے واقفین زندگی میں شامل ہو چکا تھا۔ ہماری دعوت ولیمہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے نہ صرف خود بنفس نفیس شمولیت فرمائی بلکہ حضرت اماں جانؓ بھی شریک ہوئیں۔ آپ کا تعلق بھی میری والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کے ساتھ جو خود بھی ابتدائی صحابہ سے تھیں ابتدائی زمانہ سے ہی تھا اور پھر قادیان میں مستقل رہائش کے بعد جب بھی حضرت اماں جان سیر کیلئے ہمارے محلہ دارالرحمت کی طرف تشریف لاتیں تو ہماری والدہ صاحب کو ضرور ملاقات کا شرف عطا فرماتیں۔ اس موقعہ پر آپ نے میری اہلیہ صاحبہ سے بے حد پیار فرمایا اور ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ انہی دعاؤں کی برکت سے ہمارا یہ جوڑا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوب پھلا اور پھولا اور چھپن سال کی لمبی رفاقت میں سارے خاندان میں ایک مثالی جوڑا ثابت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت دیندار مخلص اور فدائی تھیں۔ ساری عمر ہی رات کے آخری حصہ میں باقاعدگی کے ساتھ عبادت کرتیں۔ علی الصبح باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ ہر مالی قربانی کی تحریک میں بطیب خاطر حصہ لیتیں۔ ۱۹۴۳ء میں ہی ۱/۱۰ کی وصیت کر دی اور حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دیا۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے دور اول کی مجاہدہ تھیں۔ جوبلی فنڈ، امانت تربیت، تعمیر لجنہ ہال وغیرہ میں باقاعدہ حصہ لیتی رہتیں۔ شادی کے بعد قادیان میں رہائش ہوتی۔ علاوہ گھریلو ذمہ داری کی ادائیگی کے دینیات کی کلاسز میں باقاعدہ داخلہ لے کر درجہ علیمہ تک تعلیم حاصل کی۔ پرائیویٹ طور پر پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم اور میٹرک کے امتحان پاس کئے۔ فارغ اوقات میں ہمیشہ دینی کتب و رسائل کے مطالعہ میں مصروف رہیں۔

۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد کچھ عرصہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں قیام رہا ربوہ کی تعمیر پر سب سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے موجب ربوہ میں کچے کوارٹرز میں رہائش رکھی جس کی لپائی وغیرہ بھی خود ہی کر لیتی تھیں۔ اس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے بیوگان کے لئے ایک احاطہ مقرر فرمایا تھا جن کی خوراک رہائش دیکھ بھال وغیرہ کی خدمت ان کے سپرد فرمائی۔ جسے نہایت تندہی اور اخلاص سے بجا لاتی رہیں۔ جب کبھی حضور کی خدمت میں رپورٹ کے لئے یا کسی اور مسئلہ کے لئے حاضر خدمت ہوتیں تو حضور فرماتے "احاطہ کی مائی آئی ہیں" مرحومہ میں اللہ تعالیٰ نے صحیح معنی میں وقف کی روح ودیعت فرمائی ہوئی تھی۔ خدمت خلق کا بے حد جذبہ تھا اور عزم صمیم کا جوہر بھی حاصل تھا۔ گھریلو ذمہ داریوں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مختلف مناصب پر سالہا سال تک خدمت بجا لانے کی سعادت پائی۔ اور سندات خوشنودی حاصل کی لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی کی ۷۱ء سے ۱۹۸۳ء تک صدر منتخب ہو کر خوب محنت اور اخلاص سے خدمات بجالاتی رہیں۔ اور ان کے زمانہ صدارت میں محلہ کی لجنہ کو اوّل اور دوم پوزیشن بھی حاصل ہوتی رہی۔ اس دوران سردی سے بچنے کے لئے ضرورت مندوں میں روئی کی صدریاں لجنہ کے ذریعہ تیار کرنے کا اہتمام بھی تھا۔ چنانچہ یہ فرض بھی نہایت انہماک سے ادا کرتی رہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں صدریاں تیار کروائیں اس کے علاوہ گھر پر بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا چنانچہ قریباً پچاس سے زائد شاگردوں نے ان سے پورا قرآن مجید پڑھا۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان تمام اوصاف حمیدہ سے بے حد نوازہ جن کا مومن اور نیک بیویوں میں پایا جانا قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ وہ ہر درجہ فدائی تھیں ہر اپنے اور پرائے کی خدمت میں کبھی کوئی فرق نہ آنے دیا۔ ہر حاجت مند کی حاجت اپنی حیثیت کے مطابق روا کرنے کی سعی کرتیں۔ بے حد مہمان نواز تھیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تو مہمانوں کی خدمت میں ہر آن کمر بستہ رہتیں اور اپنے آپ کی کوئی پرواہ نہ کرتیں۔ اپنے سب بچوں کی بھی ماشاء اللہ اعلیٰ رنگ میں تربیت کی کبھی کسی پر سختی نہ کی اور نہ ہی کسی کو مارنے کی نوبت آئی۔ اپنے سب بچوں کو اسکول کی تعلیم سے قبل قرآن مجید پڑھایا۔ ان کی قربانی اور ایثار ہی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے بچے بچیاں اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے رنگ میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ چنانچہ سب سے بڑے بیٹے نعیم احمد طیب نے ایم ایس سی کیمسٹری کے بعد وقف کیا۔ سرکاری ملازمت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں استعفیٰ دے کر سیرالیون کے اسکولوں میں تیرہ چودہ سال تک پھر نائجیریا میں کئی سال تک تعلیم دیتے رہے وہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشورہ سے کنیڈا چلے گئے اور وہاں مرکزی سیکریٹری وصایا کے طور پر بھی خدمت بجالا رہے ہیں۔

عزیزم حافظ رشید احمد کو قرآن مجید حفظ کر دیا اور کالج میں تعلیم حاصل کر کے وہ بھی ایک طور پر وقف ہی ہیں اور کئی سالوں سے پوری توجہ محنت جوش اور اخلاص کے ساتھ دار الضیافت میں مفوضہ اہم فرائض سرانجام دینے کی توفیق پا رہے ہیں۔

عزیز منیر احمد ایم ایس سی فزکس تعلیم کی تکمیل کے بعد تحریک جدید کے تحت سیرالیون گئے۔ ان کی اہلیہ عزیزہ بشریٰ نے میدان جہاد میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ عزیز سیرالیون سے واپس آکر گورنمنٹ سروس میں چلے گئے وہاں سے مستعفی ہو کر پھر نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے کمپالہ یوگنڈا میں احمدیہ مسلم ہائی سکول کے پرنسپل کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

سب سے چھوٹے عزیز نصیر احمد شفیق ایم ایس سی جیالوجی بھی اسلام آباد میں نہایت قابلیت اور دیانتداری سے فرائض ادا کر رہے ہیں انہیں مزید تعلیم و تحقیق کے سلسلہ میں ڈیڑھ سال تک جرمنی میں کام کا موقع ملا۔ آج کل مزید تعلیم کی تکمیل کے لئے امریکہ بھجوائے گئے ہیں وہ بھی اپنے حلقہ میں سیکرٹری اور زعیم کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔

ان سب کی بیویاں عزیزہ امۃ الحکیم، عائشہ حامدہ اور ثمینہ ماشاء اللہ سبھی دیندار، پاک دامن، خدمتگزار اور سگھڑ بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔ چار بیٹوں کے علاوہ مرحومہ نے تین بیٹیاں بھی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو تینوں ہی ماشاء اللہ نہایت دیانتدار اور عفیفہ ہیں اور اپنے اپنے دائرہ کار میں سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر آن تیار رہتی ہیں۔ بڑی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم بی ایس سی بی ایڈ نصرت گرلز سکول میں بطور سینئر سائنس ٹیچر کام کر رہی ہیں اور لجنہ مرکزیہ کے بھی بعض اہم مناصب پر خدمات میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں۔

دوسری بیٹی عزیزہ سلیمہ قمر ایم اے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے وقف ہی سمجھتی ہیں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتی رہی ہیں اور آج کل کئی سالوں سے رسالہ مصباح کا کلی انصرام بھی انہی کے سپرد ہے۔

تیسری بیٹی عزیزہ رضیہ منیرہ بی اے بی ایڈ ہیں جو اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں وہ بھی شادی سے قبل لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ساری اولاد کو ہی اپنی والدہ مرحومہ کی تمام صفات و اخلاق سے متصف کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں سلسلہ کی ہر خدمت کو صحیح معنی میں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گذشتہ کئی ماہ سے مرحومہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھی تھی باوجود قریباً ۷۳ سال کی عمر ہونے کے آخری بیماری کے دن تک سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ لیکن موت کا وقت مقرر ہے کوئی نہ کوئی بہانہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ۲ جنوری ۹۷ء کی دوپہر کو بچوں کے منع کرنے کے باوجود گرم پانی سے نہا کر صحن میں دھوپ میں بیٹھ گئیں ہوا بھی چل رہی تھی۔ نمونیہ ہو گیا اور ۵ جنوری شام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور اس کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ مرحومہ نے ساری زندگی ہی وقف کی روح کے ساتھ گزاری۔ مجھے کبھی بھی کسی گھریلو معاملہ میں پریشان نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اپنی ذات کے لئے آخر دم تک مجھ سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ ہر حالت عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ خاکسار نہایت یکسوئی کے ساتھ سلسلہ کی طرف سے مفوضہ فرائض سرانجام دینے کی توفیق پاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے اس اخلاص اور قربانی کو اس قدر نوازا کہ اپنے پیچھے نیک صالح اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی اولاد چھوڑی جو ان کے درجات کی بلندی کے لئے اور نیکی و تقویٰ میں ان کے نقش قدم پر چلتے رہنے کے لئے دعاؤں میں مصروف ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وفات پر تعزیتی خط میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مرحومہ بہت نیک دل اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی رحمت کی وسیع چادر میں لپیٹ لے اور بلند درجات قرب سے نوازے اور ہم سب افراد کنبہ، بچوں، بچیوں، پوتوں، پوتیوں، نواسوں اور نواسیوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق دیتا رہے۔ اور اپنے فضل سے انجام بخیر فرمائے۔ اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھیو اور ان کے بعد کسی قسم کی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

مرحومہ کی وفات پر کثیر تعداد میں احباب و بزرگان کرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد و خواتین مبارکہ اور ربوہ کی رہنے والی بہنیں تعزیت کے لئے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ بہت سے محبوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک سے بذریعہ ٹیلی فون و فیکس و خطوط تعزیت کا اظہار فرمایا۔ میں ان سب کا بے حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ان کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

(چوہدری محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

لولاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

بھارت کی درج ذیل مجالس نے اپنے اپنے یہاں یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳/مارچ ۹۷ء کے مبارک موقع پر شایان شان طریق پر اجلاسات منعقد کئے۔ عدم گنجائش کی بناپر تفصیلی رپورٹیں تو شائع نہیں کی جاسکتیں البتہ بغرض دعا ان جماعتوں کے نام ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) شیرلہ (مہاراشٹر) چنتہ کنٹہ۔ کلکتہ۔ بنگلور۔ خانپور ملکی (بہار)۔ پینگاڑی (کیرالہ) بھاگلپور کرڈاپلی (اڑیسہ) بمبئی۔ کھنار (نیپال) یادگیر تالبر کوٹ (اڑیسہ)۔ چارکوٹ (جموں)۔ بھدرواہ (کشمیر) لجنہ اماء اللہ ساگر۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنتہ۔ لجنہ اماء اللہ پنکال (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ کٹک (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ کیندرہ پاڑی (اڑیسہ) لجنہ اماء اللہ کانپور (یوپی) لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد۔ ناصرات الاحمدیہ ساگر۔

پنجاب ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ میں

کسان میلہ کے موقع پر احمدیہ بک سٹال

کھیتی باڑی منتری پنجاب کی خدمت میں قرآن پاک کا تحفہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی مجلس انصار اللہ قادیان کو پنجاب ایگریکلچر یونیورسٹی لدھیانہ میں کسان میلہ کے موقع پر بک سٹال لگانے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں کتب فروخت ہوئیں اور مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اس کسان میلہ کے ایک جلسہ میں مہمان خصوصی شری گوردیو سنگھ صاحب بادل کھیتی باڑی و بھلائی منتری پنجاب (چنڈی گڑھ) کو جماعت احمدیہ کی جانب سے قرآن مجید (گورمکھی) ترجمہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی (پنجابی ترجمہ) تحفۃً دی۔ جسے موصوف نے بہت خوشی سے قبول کیا اور بعد میں شکریہ کی چٹھی بھی بھجوائی۔

اس کے علاوہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شری امرجیت سنگھ صاحب کھرا کو بھی جماعت احمدیہ کا لٹریچر دیا گیا اس کے ساتھ دیگر چند پروفیسر صاحبان کو بھی لٹریچر دیا گیا اور ملاقات کی گئی۔

یہ کسان میلہ ۹۷۔۳۔۲۲ تا ۹۷۔۳۔۲۳ دو دن جاری رہا اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ نیز ذی اثر علم دان دوستوں کے پتہ جات بھی نوٹ کئے گئے تاکہ ان سے رابطہ قائم رکھا جاسکے۔

اس یونیورسٹی کے میلہ کے دوران یونیورسٹی کے نزدیک ۲۸/ افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ۔ بہت سے لوگوں نے دوران گفتگو سوالات کئے ان کے جوابات دیئے گئے اور ان کے بہت سے شکوک دور ہوئے اس طرح بک سٹال کے ساتھ محفل سوال و جواب بھی ہوتی رہی اللہ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ چونویں پھل۔ گورونانک جی کا فلسفہ توحید۔ نماز مترجم پنجابی وغیرہ کے علاوہ قرآن مجید ترجمہ گورمکھی و ہندی بھی فروخت ہوئے۔

اس میلہ میں تعاون خاص دینے والے عزیز ڈاکٹر سرجیت سنگھ گل .Prof's Head of the Deptt Extension Education P.A.V کے علاوہ ڈاکٹر گوردیو سنگھ صاحب موی اور دیگر یونیورسٹی سٹاف کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے فری سٹال کی منظوری دی اور جماعت کے افراد کی رہائش کا بھی مناسب انتظام کیا۔ جزاکم اللہ۔ بک سٹال لگانے اور تمام انتظامات میں خاکسار کے ساتھ ڈاکٹر دلاور خان صاحب محمد لطیف صاحب اور عزیزم محمد افضل بٹ اور عزیزم عبد الروف شاہ نے بھرپور تعاون دیا جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(ایڈیشنل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۲۸واں اور اطفال الاحمدیہ کا ۱۹واں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع امسال مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں اکتوبر ۹۷ء کو منعقد ہوگا تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ اجتماع میں ہونے والے علمی ورزشی اور دینی مقابلہ جات درج ذیل ہیں۔

علمی مقابلہ جات خدام : مقابلہ حسن قرات۔ مقابلہ نظم خوانی (وقت تین منٹ)

مکمل قصیدہ سنانے والے کیلئے بھی خصوصی انعام ہے۔ خدام اور اطفال کیلئے ایک ہی مقابلہ ہوگا۔ الگ الگ نہیں ہوگا۔

مقابلہ تقاریر : وقت ۴ منٹ

عناوین تقاریر : ☆ایم ٹی اے کے شیریں ثمرات۔ ☆دعوت الی اللہ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔

☆انفاق فی سبیل اللہ

...... مقابلہ کوئز ☆ مشاہدہ و معائنہ ...... پرچہ ذہانت ...... پیغام رسانی۔

ورزشی مقابلہ جات خدام

بیڈ منٹن سنگل۔ سلو سائیکل۔ دوڑ ۱۰۰ میٹر۔ فٹ بال۔ والی بال۔ نیشنل کبڈی۔ رسہ کشی۔ کرکٹ۔ لانگ جمپ۔

علمی مقابلہ جات اطفال

مقابلہ حسن قرات (الف و ب) وقت ڈیڑھ منٹ۔

مقابلہ نظم خوانی (الف و ب) وقت ڈیڑھ منٹ۔

مقابلہ تقاریر (الف و ب) وقت ۳ منٹ۔

عناوین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک۔

حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی۔

اطاعت و فرمانبرداری۔

☆مقابلہ انفرادی بیت بازی ☆کوئز۔

ورزشی مقابلہ جات اطفال

فٹ بال۔ بیڈ منٹن۔ نشانہ غلیل۔ ۱۰۰ میٹر دوڑ (اے۔ بی گروپ) نیشنل کبڈی۔

درخواست دعا

ضلع کرشنہ میں کثرت سے لوگوں کے جماعت میں آنے کیلئے نومبائعین کی استقامت اور مخالفوں کی شر سے بچنے کیلئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔ (پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ)

تصحیح : ۱۳/ ۶ فروری کے اخبار میں صفحہ ۹ کالم نمبر ایک پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تاریخ پیدائش سہواً ۲۱ جنوری ۱۸۸۹ لکھی گئی ہے جبکہ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ ہے احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

بقیہ ۔ سفر دار الامان کی میٹھی یادیں

سید عبد الکریم جن کا کہنا تھا کہ قادیان کی نالیاں بھی دوسرے ملکوں سے بہتر ہیں۔ جتنا یہاں سکون ہے کہیں بھی نہیں۔ پھر امی جان سیدہ فریشہ خاتون یہ ایسی صابر خاتون تھیں کہ ہم کو ہر وقت تاکید کرتی رہتی تھیں کہ راضی بہ رضا رہا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہا کرو۔ کیا مجال جو کسی وقت کی نماز چھوٹ جائے خواہ بیماری میں بستر میں ہی پڑھنا پڑے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔ یہ چند دن تیز ہوا کی طرح اڑ گئے اور پھر ہمیں قادیان و ربوہ سے بالآخر جرمنی کیلئے کراچی سے روانہ ہونا تھا جرمنی کیلئے کراچی سے فلائٹ تھی ٹرین سے سفر کرنے کی خواہش تھی گاڑی جس میں ٹائلٹ میں پانی تک نہیں تھا جب اندھیرا چھا گیا۔ ایک پولیس والے نے ہم کو آکر کہا آپ اندر سے دروازہ بند کرلیں اگر کوئی بات ہوگئی تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔ بچارہ شائد ڈر گیا ہوگا۔ مجھ کو بہت خوف آیا۔ دروازہ بند کرنے لگے تو کنڈی ٹوٹی ہوئی تھی۔ دروازہ بند نہیں ہو رہا تھا اور جب بند ہوگیا تو کھلنا مشکل ہوگیا۔ ساری رات دعائیں کرتے آیت الکرسی پڑھتے صحیح سلامت کراچی اپنی بھاوج اور بہن کے پاس پہنچی دوسرے دن میری بھاوج کے گھر کے نزدیک مربی صاحب رہتے ہیں ان کا نام میں بھول گئی۔ انہوں نے کار سے ایئرپورٹ پہنچادیا تو یوسف صاحب کو جو ایئرپورٹ پر ہی ہوتے ہیں ان کو اپنے انتظار میں پایا۔ بولے مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کے بھائی آپ کو ہوائی جہاز پر چڑھایا کرتے تھے اب وہ یہاں نہیں ہیں تو مجھ کو بھی اپنا بھائی سمجھیں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور میرا تھیلا لیا اور بڑے آرام سے سب انتظام کردیا۔ میں تو حیران رہ گئی کہ خدمت کا کتنا جذبہ ہے۔

درخواست دُعا

● مکرم احمد عبد الباسط صاحب آف حیدر آباد کو رمضان المبارک کے مہینے میں دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اب موصوف کا open heart surgery ہوا ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کے کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد حیدر قادیان)

● مکرم محمد برکات الٰہی صاحب جنجوا۔ ناہید نسیم احمد آف مونٹریال کینیڈا۔ بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت و سلامتی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینجر بدر)

● مکرم عطاالٰہی خان صاحب آف جرمنی نے نیا کاروبار کھولا ہے اس میں خیر و برکت کیلئے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر بدر)

بدر کی شرح میں اضافہ

ہندوستان کے خریداران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کاغذ، کمپیوٹر کمپوزنگ، آفسیٹ پرنٹنگ اور دیگر اخراجات کے بڑھ جانے کے باعث اخبار بدر کی طباعت کے اخراجات بڑھ چکے ہیں۔ صیغہ بدر باوجود ان تمام زائد اخراجات کے اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر اخبار بدر خریداران کو دیتا آرہا ہے۔

اب ان موجودہ تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے صیغہ بدر نے یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے بدر کی شرح میں مبلغ/۱۰۰ روپے سالانہ چندہ سے بڑھا کر مبلغ/۱۵۰ روپے سالانہ چندہ کردیا ہے۔ خریداران مطلع رہیں کہ یکم جولائی ۹۷ء سے بدر کی شرح سالانہ/۱۵۰ روپے ہوگی۔ (مینجر ہفت روزہ بدر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

☏ 01872- 20757

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, | MAY Ist 1997 | ISSUE NO -18

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۲۹)

کاکولس

COCCULUS

(Indian Cockle)

کاکولس چکروں کی مشہور دوا ہے۔ کانوں کے درمیانی حصہ میں موجود سیال مادہ کا توازن بگڑ جائے یا وہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو اعصاب کا دماغ سے فوری رابطہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے پیغام ملنے کی رفتار سست ہو جاتی ہے اگر مریض اپنا سر ادھر ادھر ہلائے تو دماغ حرکت کے اس پیغام کو دیر سے قبول کرتا ہے جس کی وجہ سے چکر پیدا ہوتے ہیں۔ اعصابی نظام میں کمزوری پیدا ہونے کی وجہ سے جسم اور دماغ کی چستی ختم ہوجاتی ہے۔ ہر فعل کچھ عرصہ کے بعد ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مریض کو تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ بعد میں یہ کمزوری فالج میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ عموماً وہ لوگ اس کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں جنہوں نے لمبا عرصہ اپنے قریبی عزیزوں کی تیمارداری کی ہو مسلسل فکر اور پریشانی دامنگیر رہی ہو رات دن مسلسل جاگنا پڑا ہو۔ بے خوابی اور تفکرات کے نتیجہ میں جو کمزوری پیدا ہوتی ہے اس کا بہترین علاج کاکولس ہے۔

عام طور پر دائیوں اور نرسوں کو ایسی کمزوری لاحق نہیں ہوتی کیونکہ وہ تیمارداری بطور پیشہ کرتی ہیں مریض سے انکا ذاتی قلبی تعلق نہیں ہوتا ان کی جسمانی تھکاوٹ میں تبدیل نہیں ہوتی۔ ذہنی دباؤ کی وجہ سے جسمانی تھکاوٹ ہو تو جسم میں کمزوری پیدا ہونے لگتی ہے۔ نیند نہیں آتی ہر وقت فکر اور پریشانی لاحق رہتی ہے جس کی وجہ سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ چکر، متلی اور قے کا رحجان ہوتا ہے۔ حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے چلتے ہوئے۔ جھٹکا لگ جائے تو حالت ابتر ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کی علامات میں سفر کے دوران اضافہ ہو جاتا ہے۔ اچانک حرکت سے توازن بگڑ جائے تو کاکولس اول طور پر ذہن میں آنی چاہیے۔

کاکولس میں مریض کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے کوئی چیز پکڑتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں اعضاء آپس میں ہم آہنگ نہیں ہوسکتے اور ان میں عدم توازن پایا جاتا ہے۔ ایسے مریض اچانک مڑ نہیں سکتے آہستہ آہستہ مڑنا پڑتا ہے ورنہ شدید چکر آتے ہیں۔

کاکولس کی بعض علامتیں بیلاڈونا سے ملتی ہیں، چکر آتے ہیں جو اچانک حرکت سے بڑھ جاتے ہیں لیکن بیلاڈونا میں خون کے دباؤ میں کمی بیشی کی وجہ سے چکر آتے ہیں۔ دونوں دواؤں میں معمولی سا شور اور جھٹکا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے، بے خوابی اور دیگر ذہنی کیفیت بھی ایک دوسرے سے مشابہہ ہیں لیکن کاکولس میں بیلاڈونا کے برعکس مریض کا چہرہ بالکل نارمل اور عام ہوتا ہے اور خون کا غیر معمولی رحجان دکھائی نہیں دیتا۔

کاکولس میں عضلات کی سختی اور اکڑن پائی جاتی ہے اعضاء کو جھکانے یا پھیلانے سے شدید درد ہوتا ہے ایسے مریض جو فالجی علامات رکھتے ہیں اپنی ٹانگ پھیلا کر بیٹھیں تو اسے واپس اپنی جگہ پر لانے کے لئے ہاتھ سے پکڑ کر آہستہ آہستہ موڑتے ہیں۔ ٹانگ کے مڑنے سے جو دباؤ اعصاب پر پڑتا ہے اس سے درد نہیں ہوتا بلکہ حرکت کرنے کی کوشش سے تکلیف ہوتی ہے۔ خود اپنی ذات میں ٹانگ کا مڑنا درد پیدا نہیں کرتا۔ یہ تفریق اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے۔

کاکولس میں شدید پیٹ درد کا دورہ ہوتا ہے معدہ میں اینٹھن اور مروڑ اٹھتے ہیں بعض اوقات درد سے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ کئی عورتیں تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ کھانے سے نفرت ہوتی ہے اور بھوک کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

کاکولس میں جہاں پیغامات کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں آہستگی پائی جاتی ہے وہاں بجلی کی طرح جھٹکے لگنے کا بھی رحجان ہے۔ بجلی کا کوندا سا جسم میں دوڑتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ علامت کاسٹیکم میں بھی ہے اس کے علاوہ کسی ایک عضو میں فالجی علامات کا ظاہر ہونا بھی کاسٹیکم سے مشابہہ ہے۔ ٹانگوں میں بہت خطرناک فالج کا حملہ ہوتا ہے جس سے دونوں ٹانگیں بے حس ہو جاتی ہیں۔ اس فالج کے پس منظر میں لمبی فکر، رتجگے، مشکلات و پریشانیاں ہوتی ہیں۔

کاکولس کا مریض ذہنی دباؤ اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہر سوال کا جواب آہستگی اور دیر سے دیتا ہے۔ تصورات کی دنیا میں غرق رہتا ہے شدید افسردگی کے دورے پڑتے ہیں دماغ بوجھل رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بیلاڈونا اور گلونائن کی طرح دھوپ میں کام کرنے سے پیدا ہونے والے سر درد میں بھی مفید ہے۔ عام طور پر لو لگنے کا فارمولا جو بہت مفید ثابت ہوتا ہے اس میں میں بیلاڈونا، جلسیمیم اور گلونائن شامل کرتا ہوں یا بیلاڈونا کے بجائے نیٹرم میور شامل کرتا ہوں۔ گرمی اور لو لگنے کے جو اثرات باقی رہ جائیں ان میں نیٹرم کارب بھی بہت موثر دوا ہے لیکن میرے خیال میں اس کے بجائے ان تینوں دواؤں کو ہی اونچی طاقت میں دہرایا جائے تو دھوپ کے مضر اثرات کو ختم کرنے میں بھی مددگار ہوتی ہیں۔ کاکولس بھی اس معاملے میں مفید دوا ثابت ہو سکتی ہے۔

کاکولس میں بینائی دھندلا جاتی ہے لیکن یہ کیفیت مستقل نہیں ہوتی اعصابی کمزوری کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے نظر دھندلا جاتی ہے۔ ذہنی تھکان بھی عارضی ہوتی ہے۔ آنکھوں میں درد رات کے وقت آنکھیں کھولنی مشکل، متورم پپوٹے، پتلیاں سکڑ جائیں تو یہ بھی کاکولس کی علامت ہے۔

کاکولس میں مونہہ کا ذائقہ دھات کی طرح ہو جاتا ہے ہلکی سی تیزابیت پائی جاتی ہے۔ معدہ میں کھٹاس، متلی اور قے کی علامت پائی جاتی ہے۔ اس میں ملیریا کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں سارے جسم میں دردوں کی بجائے صرف ٹانگوں میں درد ہوتا ہے اس علامت کے ساتھ چکر اور متلی کے ساتھ جو بخار شروع ہوں اس میں کاکولس مفید دوا بتائی جاتی ہے۔

کاکولس کے مریض کے لئے کھانے کی بو ناقابل برداشت ہوتی ہے متلی شروع ہو جاتی ہے کولچیکم میں بھی یہ علامت ہے بعض مریضوں کو کھانا نگلنے میں دقت ہوتی ہے۔ اگر کسی غدود میں سوزش ہو تو اس کے لئے کریوزٹ Kreosotum اور بعض اور دوائیں اہم ہیں لیکن کاکولس میں یہ تکلیف فالجی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی طرح انتڑیوں اور پیٹ کے عضلات کی فالجی کمزوری کی وجہ سے قبض ہو جاتی ہے اور فضلہ بہت مشکل سے خارج ہوتا ہے۔

حیض جلد یا بہت تاخیر سے اور لمبا عرصہ چلنے والے ہوتے ہیں لیکن یہ علامتیں اور بھی بہت سی دواؤں میں پائی جاتی ہے کاکولس کی مزاجی علامتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں اگر وہ موجود ہوں تو پھر کاکولس ہی دوا ہے۔ مثلاً عموی کمزوری، جزوی فالج، حرکت سے تکلیف۔ اعصاب کی پیغام رسانی میں کمی کاکولس کی خاص علامتیں ہیں۔ کاکولس کی ایک اور خاص پہچان یہ ہے کہ حیض کے ایام میں خون کے بجائے پانی جاری ہو جاتا ہے عموماً اس کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے کبھی اس میں خون کی ہلکی سی آمیزش بھی ہوتی ہے بعض اوقات لیکوریا حیض کے ایام گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہ مواد خارش اور بے حد کمزوری پیدا کرتا ہے۔

کاکولس میں بے حد جسمانی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مریض کے لئے مضبوطی سے کھڑا ہونا یا چلنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ معمولی سی محنت بھی تھکا دیتی ہے۔ فالجی کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔ گردن کے عضلات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ گردن اور کندھوں پر بوجھ محسوس ہوتا ہے ذرا سی حرکت سے بھی گردن اکڑ جاتی ہے۔ کندھوں کے جوڑ اور بازوؤں کے عضلات میں چبھن اور کلائیاں سو جانے کی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

کاکولس میں مریض ہوا کے جھونکے برداشت نہیں کر سکتا۔ ٹھنڈی اور گرم دونوں ہواؤں سے زودحس ہو جاتا ہے۔ کھلی ہوا، دھوپ اور بستر کی گرمی میں تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں رات کے وقت بھی تکلیفوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

کوکس کیکٹائی

COCCUS CACTI

(Cochineal)

کوکس کیکٹائی عموماً روزمرہ کی سطحی اور عارضی بیماریوں میں کام آتی ہے لیکن بہت گہرا اثر کرنے والی دوا ہے اور جن دائروں میں کام کرتی ہے ان میں مزمن بیماریوں کو دور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے اس لئے اسے صرف عارضی دوا نہیں سمجھنا چاہیے۔

کوکس کے تمام اخراجات بٹے ہوئے دھاگہ کی طرح ہوتے ہیں۔ اس کی پیپ کا دھاگہ سویٹر کی اون کی طرح ادھڑتا ہے اگر اخراجات لیسدار ہوں پھر بھی رسی کی طرح بٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

کالی کھانسی میں چوٹی کی دوا ہے اس پہلو سے یہ کالی بائی کرام سے مشابہہ ہے اس میں بھی اخراجات کا لیسدار اور دھاگے دار ہونا اور کالی کھانسی کا رحجان پایا جاتا ہے۔ کوکس کے مریض عموماً سردیوں کے موسم میں بیمار رہتے ہیں جب تک موسم گرما شروع نہ ہو جائے ان کی تکلیفوں کو آرام نہیں آتا اور نزلہ زکام پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اگر انکے اخراجات میں دھاگہ بننے کی علامت موجود ہو تو بے تکلف کوکس دیں جو بہت گہرا اور فوری اثر کرنے والی دوا ہے۔ اس میں یہ تضاد پایا جاتا ہے کہ سردیوں کے موسم میں شروع ہونے والی بیماریاں بعض دفعہ گرمی پہنچانے سے بڑھ جاتی ہیں۔ کھانسی اور نزلہ زکام گرم کمرے میں جانے سے بڑھ جاتا ہے اور ٹھنڈ سے اور ٹھنڈا پانی پینے سے آرام آتا ہے لیکن یہ تکلیفیں کچھ عرصہ کے بعد پھر عود کر آتی ہیں۔ ان تضادات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ورزش کے نتیجہ سے پیدا ہونے والی گرمی نقصان دہ ہے۔ بیرونی سردی لگنے سے بیماریاں جڑ پکڑتی ہیں اور اندرونی گرمی کے نتیجہ میں علامتوں میں تیزی آ جاتی ہے بعض دفعہ بیرونی گرمی سے بھی بیماری میں اضافہ ہوتا ہے۔

فاسفورس میں بھی یہ علامت ہے کہ سردی سے تکلیف بڑھتی ہے لیکن پیاس لگے تو ٹھنڈا پانی پسند کرتا ہے یہاں بیماری میں کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ ایک عضو کا دوسرے عضو سے تضاد ہے۔ کوکس میں کھانسی سردی کے موسم میں بڑھے گی لیکن ٹھنڈا پانی پینے سے سکون ملے گا کیونکہ اندرونی گرمی تکلیف کو بڑھاتی ہے اور ٹھنڈا پانی وقتی طور پر اندرونی گرمی اور سوزش کو کم کرتا ہے۔ فاسفورس میں سردی لگنے سے نزلاتی امراض بڑھ جاتے ہیں لیکن معدہ میں گرمی لگے گی تو مریض ٹھنڈا پانی پیئے گا اس لئے یہ ایک عضو کا اندرونی تضاد نہیں ہے بلکہ ایک عضو کی علامات دوسرے عضو کی علامات سے مختلف ہیں۔ اس پہلو سے کوکس فاسفورس سے مشابہت رکھتا ہے۔ کوکس کا مریض بھی اگر گرم چیز پیئے تو معدے کو تکلیف پہنچتی ہے۔

کوکس میں بلغم دھاگہ دار ہونے کے علاوہ چپکنے والی بھی ہوتی ہے اس لئے بسااوقات اسے نکالنے کی کوشش میں کھانسی کے ساتھ مریض قے کر دیتا ہے اور یہ علامت کالی کھانسی کے مشابہہ ہو جاتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ کالی کھانسی ہی ہو۔ کالی کھانسی میں بعض مریضوں کو سارا دن قے نہیں آتی لیکن رات کو کھانسی کے ساتھ قے شروع ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں کو وقفوں وقفوں سے قے آتی ہے اس کا بلغم نکالنے کی کوشش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خود بخود بے اختیار اٹھنے والی کھانسی ہے لیکن کوکس میں بلغم نکالنے کی کوشش سے کھانسی کا تعلق ہے جس کی وجہ سے گلے میں تشنج ہو جاتا ہے اور کھانسی اٹھتی ہے۔ کوکس کی بنیادی پہچان اس کی جلد اور اندرونی جھلیوں کی زودحسی ہے جیسے چھوئی موئی کے پودے کے قریب جائیں تو وہ سکڑ جاتا ہے۔ یہ بھی بہت ہی چھوئی موئی دوا ہے، گلے میں زودحسی اس کی خاص علامت ہے بعض اوقات نگلنے میں بھی دقت ہوتی ہے۔ کالی کھانسی میں بھی گلے کی زودحسی پائی جائے تو کوکس کام آتی ہے۔ نزلاتی اور تشنجی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ زودحسی کے نتیجہ میں جو تشنج پیدا ہوتے ہیں ان میں یہ دوا اللہ کے فضل سے کام آتی ہے۔ سرد موسم کے آغاز میں ہی نزلہ زکام شروع ہو جاتا ہے جس کے مواد میں دھاگہ کی طرح بٹے ہونے کی علامت پائی جاتی ہے۔ مسوڑھے بھی بہت زودحس ہو جاتے ہیں۔ مریض کو چلتے ہوئے سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے، سیڑھیاں چڑھنا اور اونچائی پر جانا بھی دشوار ہوتا ہے۔ آرسنک اور کافیا میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے لیکن ان دواؤں میں سانس پھولنے کی تکلیف کا بلغم کے اخراج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوکس کے مریض کو اونچائی پر چڑھتے ہوئے گھٹن ہوتی ہے لیکن اگر بلغم نکل جائے تو سینہ صاف ہو جاتا ہے اور چڑھنے میں دقت نہیں ہوتی یہاں تک کہ چھاتی دوبارہ بلغم سے بھر جائے۔ تنفس میں تنگی دل کی تکلیف کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ سینہ میں بلغم جمنے کی وجہ سے ہے۔ بہنے والا نزلہ ختم ہونے کے بعد زرد رنگ کی چپکنے والی رطوبت ناک میں جم جاتی ہے۔ ناک صاف کرنے کے بعد سطح پر جلن کا احساس ہوتا ہے یہ بھی کوکس کی خاص علامت ہے۔ اس میں بہت پیاس پائی جاتی ہے۔ ذہنی پژمردگی، خاموشی اداسی یا بہت باتیں کرنے کی علامت لیکسز سے ملتی ہے۔ بسااوقات صبح اٹھنے پر سر میں درد ہوتا ہے جو پہلے گدی میں نمایاں ہوتا ہے پھر ماتھے پر آ جاتا ہے یہ جلسیمیم کی بھی علامت ہے لیکن جلسیمیم میں یہ فرق ہے کہ گدی کا درد گردن کے پیچھے اعصاب میں پھیل جاتا ہے، کوکس میں درد گدی میں ہی ٹھہرتا ہے یا پھر پیشانی میں آ جاتا ہے اور سارے سر کو ڈھانپ لیتا ہے۔ کوکس میں نزلہ کا اثر معدہ، انتڑیوں یا اندرونی جھلیوں پر بھی ہوتا ہے۔ گردوں کا نزلہ بہت خطرناک ثابت ہوسکتا ہے کہ کیونکہ یہ Nephtitis یعنی انفکشن پیدا کر دیتا ہے اور پیشاب میں البیومن آنے لگتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رطوبت گردوں کی سطح پر چمٹ جاتی ہے اور پیشاب کے ساتھ اکھڑ کر باہر نکلتی ہے تو اس سطح کو زخمی کر دیتی ہے اور جلن پیدا ہوتی ہے اور البیومن آنے لگتی ہے ویسے یہ براہ راست البیومن کی دوا نہیں ہے۔ گردوں کے مقام پر دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے، مثانے میں بوجھ اور پیشاب کی نالی میں جلن اور خارش ہوتی ہے۔ پیشاب بہت زیادہ مقدار میں آتا ہے۔

کوکس دل کی تکلیف کے لئے بھی مفید دوا ہے لیکن اس کی علامتیں پہچاننا بہت مشکل کام ہے۔ داہنا حصہ قلب متاثر ہوتا ہے، خون کی نالیاں تنگیل ہو جاتی ہیں اور سیاہ خون کے ٹکڑے بن جاتے ہیں یہ ایسی علامات ہیں جو عموماً ہومیو پیتھی معالجین کے مشاہدہ میں نہیں آتیں۔ بعض اور دوائیں بہت اچھا اثر دکھاتی ہیں اس لئے کوکس کا دل کی تکلیفوں میں استعمال شاذ کے طور پر ہی ہوتا ہے۔

رحم سے خون جاری ہو تو کالے رنگ کے منجمد خون کے ٹکڑے نکلتے ہیں اور خون بھی دھاگے دار ہو جاتا ہے۔ ان علامتوں میں کوکس ہی اصل دوا ہے۔ خون مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور بہت دیر تک جاری رہتا ہے سخت درد اور رحم میں سوزش بھی ہو جاتی ہے۔ گاڑھی سفید چھٹنے والی دھاگے دار رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ کوکس میں مردانہ جنسی کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں جس کے ساتھ کمر کا ہلکا درد بھی ہوتا ہے۔

کوکس میں شدید بھوک کی علامت پائی جاتی ہے۔ پیاس کی زیادتی، متلی، ابکائیاں، قے کا رحجان، معدہ میں بوجھل پن اور چبھن پیٹ کے بائیں جانب پسلیوں کے نیچے درد جو کمر اور پیٹھ تک جائے بھی کوکس کی علامت ہے۔

درخواست دُعا

مکرم چودہری بشیر احمد صاحب ناصر آف کینیڈا نمائندہ بدر ایک کار ایکسیڈنٹ میں چوٹیں لگنے سے بیمار ہیں۔ نیز موصوف کی والدہ مکرمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چودہری محمد احمد خان صاحب درویش مرحوم بھی شوگر کی وجہ سے تکلیف میں ہیں ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد حیدر۔ شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

کمپوزنگ و ڈیزائیننگ: کرشن احمد۔ نورالدین چراغ۔ مصباح الدین قادیان